رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

جانوروں پر شفقت

www.KitaboSunnat.com

ام عبد منیب

مشربہ علم و حکمت
0321-4609092

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب...عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جانوروں پر شفقت

اُمِ عبدِ منیب

www.KitaboSunnat.com

مشربہ علم و حکمت
کامران پارک رسنیہ کالونی نزد منصورہ ملتان روڈ لاہور
0321-4609092

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جمیع الحقوق محفوظة

نام کتاب ______ رحمۃ اللعالمین ﷺ کی جانوروں پر شفقت

اہتمام ______ محمد عبد منیب

ناشر ______ مشربہ علم وحکمت

اشاعت اول ______ ۱۴۲۵ھ

حالیہ اشاعت ______ ۱۴۳۵ھ

قیمت ______ 50:00

برائے رابطہ: حافظ مستغفر الرحمٰن فون: 0321-4213089

ناشر: مشربہ علم وحکمت (دار الشکر) 0321-4609092 0300-4270553

کامران پارک زمنیہ کالونی نزد منصورہ ملتان روڈ لاہور

ڈسٹری بیوٹر: دار الکتب السلفیہ

غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور۔ فون: 042-37361505

★ البلاغ Shop #: 4-LG لینڈ مارک پلازہ، جیل روڈ۔ لاہور

فون: 0300-8880450042-5717843

★ اسلام آباد مکان نمبر 264 گلی نمبر 90 سیکٹر I-8/4 اسلام آباد۔

فون: 0300-5148847

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست

خطبہ مسنونہ	۵
سخنِ وضاحت	۷
رحمۃ العالمین ﷺ کی جانوروں پر شفقت	۹
جانور انسان کی اہم ضرورت	۱۰
جانوروں کے حقوق	۱۴
جاہلیت میں جانور پر کیے جانے والے ظلم	۱۷
زندہ جانور کا گوشت کاٹ کر کھانا ممنوع	۱۷
کان چیر دینا	۱۹
زندہ جانور کی کھال اتارنا	۱۹
زندہ جانوروں پر نشانہ بازی کرنا	۲۱
جانور کے جسم پر داغ لگانا	۲۳
جانوروں کو چھیڑنا اور تنگ کرنا	۲۵
جانوروں کو ناحق مار ڈالنا	۲۶
شرط باندھ کر جانور ذبح کرنا	۳۱
جانور کو ذبح کرتے وقت بھی نرمی	۳۲
جانور کے سامنے چھری تیز نہ کرنا	۳۴
ذبح کرنے سے پہلے پانی پلانا	۳۶

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موذی جانور کو مارنے میں بھی نرمی ۳۷
جانور کو بھوکا پیاسا نہ رکھا جائے ۳۹
جانور کا اپنے سے بھی زیادہ خیال رکھنا ۴۴
جانور پر ترس کھانا گناہوں کی بخشش کا ثواب ۴۵
جانور کو بھوکا رکھنا بدترین گناہ ۴۶
ایک اور نبوی تاکید ۴۹
بلا ارادہ جانور کو کھلانے پلانے میں بھی اجر ۵۰
جانور کی طاقت سے زیادہ بوجھ لادنا ۵۲
جانور پر بلا ضرورت نہ بیٹھنا ۵۴
ناخن تراشنا تاکہ تھن زخمی نہ ہو ۵۵
جانوروں پر لعنت کرنا یا انہیں گالی دینا ۵۷
جانور کو تیز چلانا ۵۹
دودھ دینے والے جانور کو ذبح نہ کرنا ۶۰
جانوروں سے ان کی فطرت کے مطابق کام لینا ۶۱
جانوروں کو آپس میں لڑانا ۶۳
جانوروں سے شگون لینا ۶۳
جانوروں کے حقوق میں کوتاہی پر باز پرس ۶۳
مغرب میں جانوروں کے حقوق ۶۶
آخری بات ۷۰

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطبہ مسنونہ

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ، نَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ، وَنَعُوذُ بِهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

﴿يٰٓأَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّ خَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَ بَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَّ نِسَآءً وَ اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِي تَسَآءَلُونَ بِهِ وَ الْأَرْحَامَ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا﴾

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُّسْلِمُونَ﴾

﴿يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ قُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا يُّصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ رَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا﴾

(صحیح سنن ابی داود، للالبانی، الجزء الثانی، رقم الحدیث: ۱۸۶۰)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

”بے شک حمد اللہ ہی کے لیے ہے ہم اسی سے مدد طلب کرتے ہیں، اسی سے مغفرت چاہتے ہیں اپنے نفس کی برائیوں سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں جسے اللہ ہدایت دے اسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں اور جسے وہ گمراہ کرے اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں ادر میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی اور الٰہ نہیں، محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔

”اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تم کو ایک جان سے پیدا کیا اور اسی جان سے اس کا جوڑا بنایا اور ان دونوں سے بہت مرد وعورت دنیا میں پھیلا دیئے اس خدا سے ڈرو جس کا واسطہ دے کر تم ایک دوسرے سے اپنے حق مانگتے ہو، اور رشتہ وقرابت کے تعلقات کو بگاڑنے سے پرہیز کرو۔ یقین جانو کہ اللہ تم پر نگرانی کر رہا ہے۔“ (سورہ نساء، آیت نمبر ۱)

”اے لوگو، جو ایمان لائے ہو! ڈرو اللہ سے جس طرح اس سے ڈرنے کا حق ہے اور تمہیں موت نہ آئے مگر اس حال میں کہ تم اس کے مطیع وفرماں بردار ہو۔“

(سورہ آل عمران، آیت نمبر ۱۰۲)

”اے لوگو جو ایمان لائے ہو، ڈرو اللہ سے اور بات سیدھی سیدھی کہو، اس طرح وہ تمہارے اعمال کی اصلاح فرما دے گا، تمہارے گناہ معاف کر دے گا، جس نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کی اس نے بڑی کامیابی حاصل کی۔“

(سورہ احزاب، آیت نمبر ۷۰۔۷۱)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سخنِ وضاحت

ننھے منے بچو! ہمارے پیارے نبی ﷺ ہمارے رہنما، بڑے ہی شفیق رسول اللہ ﷺ کی سیرت بڑی پیاری ہے۔ بہت اچھی ہے۔ یہ سیرت ہی ہے جس سے ہم جان سکتے ہیں کہ ہمارے نبی ﷺ فلاں کام کیسے کرتے تھے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے ان کاموں کے مطابق خود کام کیسے کیے؟ ہم نے آپ کو یہ روشن اور پاک سیرت بتانے کا ایک نیا انداز شروع کیا ہے امید ہے یہ انداز آپ کو پسند آئے گا۔ آپ اسے پیار سے پڑھیں گے، توجہ سے سمجھیں گے اور بڑی لگن سے اس کے مطابق اپنے کام کریں گے۔ ان شاء اللہ!

سیرت کا یہ سلسلہ..... آپ اور ہم، سب کے پیارے رسالے نور میں لکھنے والی محترمہ ام عبدمنیب (سمیہ مسعود عبدہ) نے شروع کیا ہے۔ آپ کے ہاتھوں میں جو اس وقت سیرت کا حصہ ہے۔ یہ بھی نور ہی میں شائع ہو چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ مصنفہ کو یہ سلسلہ مکمل کرنے کی توفیق دے۔ آمین!

ہاں یاد آیا! اپنے بڑوں کو بھی یہ کتاب پڑھنے کی ضرور ترغیب دیجیے گا۔ انہیں بھی سیرت پاک کو سمجھنے کی اتنی ضرورت ہے جتنی آپ کو!

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آیئے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگیں کہ وہ ہمیں ہمارے پیارے نبی ﷺ کا سچا، پکا اور بہترین پیرو بنائے۔ سیرت نبی ﷺ کی کرنوں سے ہماری زندگی روشن کرے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے نبی ﷺ، ان کی اولاد، ازواج...... اور اصحاب پر اپنی رحمتیں نازل کرے۔ آمین!

احقر العباد:

ابن مسعود عبدہٗ

اشاعت سوم:

یہ اس کتاب کی نظر ثانی کی ہوئی اشاعت ہے جس میں بہت سے نئے واقعات اور احادیث شامل کی گئی ہیں، ذیلی عنوان بھی بنائے گئے، اس کتاب کی ضخامت بھی پہلے سے چار گنا بڑھ گئی ہے۔ امید ہے اس سے بچے اور بڑے سبھی مستفید ہوں گے۔ ان شاء اللہ!

ابنِ مسعود عبدہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رحمۃ العالمین ﷺ کی جانوروں پر شفقت

پیارے بچو! آپ جانتے ہیں کہ ہمارے پیارے رسول ﷺ کے بہت سے نام ہیں۔ انہی میں ایک نام رحمۃ للعالمین بھی ہے۔ رحمۃ للعالمین کا مطلب ہے: ''تمام دنیا اور جہان کے لیے رحمت"۔

آپ شاید جانتے ہی ہوں گے کہ کائنات میں لاتعداد دنیائیں آباد ہیں۔ مثلاً: انسانوں کی دنیا، حیوانوں کی دنیا، بچوں کی دنیا، غلاموں کی دنیا، ستاروں کی دنیا، صحراؤں کی دنیا، پانی کی دنیا غرض ہر قسم کی مادی اشیاء کی اپنی اپنی الگ دنیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان سب دنیاؤں کو پیدا کیا اور رسول اللہ ﷺ کو ان سب دنیاؤں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا۔ آپ ﷺ ان سب کے لیے کیسے رحمت تھے؟ یہ بہت لمبا موضوع ہے۔ اس وقت تو ہم آپ کو صرف یہ بتائیں گے کہ ہمارے پیارے رسول ﷺ جانوروں کے لیے کیسے رحمت تھے۔ آیئے! اس بات چیت کا آغاز کرتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جانور انسان کی اہم ضرورت

بچو! ہم دودھ پیتے ہیں، گوشت اور انڈے کھاتے ہیں، پنیر، لسی، مکھن، دہی ہماری پسندیدہ غذا ہے۔ گھی سے تیار شدہ رنگا رنگ مٹھائیاں بناتے ہیں۔ دودھ سے اور بھی مزیدار کھانے تیار کرتے ہیں۔ معلوم ہے یہ سب چیزیں کہاں سے حاصل ہوتی ہیں؟ یہ سب چیزیں جانوروں سے حاصل ہوتی ہیں۔ یہ غذائیں ہماری صحت اور زندگی کے لیے مفید بھی ہیں اور ضروری بھی۔ اور ہاں یاد آیا، سردیوں میں اون کے کپڑے اور دستانے وغیرہ بھی تو انہی کی اون سے تیار کرتے ہیں۔ ہمارے جوتے، بکس، پرس وغیرہ بھی جانوروں کے چمڑے سے بنتے ہیں۔ شہد جو ہماری اکثر دواؤں کا خاص جز ہے وہ بھی انہی سے حاصل ہوتا ہے۔ سواری کے لیے بہترین گھوڑے، خچر گدھے بھی تو جانور ہی ہیں۔ ہم زرعی اجناس بھی انہی جانوروں کے ذریعے اگاتے ہیں۔ غرض یہ جانوروں کی دنیا بڑی کارآمد اور مفید ہے۔

اور ہاں خوبصورت بھی تو ہے طوطا، مینا، ہدہد، کنگ فشر، رنگا رنگ مچھلیاں، مرغابیاں، مویشی غرض تمام جانور اپنی اپنی جگہ بہت خوب صورت ہیں اور ہمارے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیے بہت بڑی نعمت۔ دنیا کی تمام نعمتیں اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے پیدا کی ہیں۔

اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا خَلَقْنَا لَهُمْ مِّمَّا عَمِلَتْ اَيْدِيْنَآ اَنْعَامًا فَهُمْ لَهَا مٰلِكُوْنَ. وَذَلَّلْنٰهَا لَهُمْ فَمِنْهَا رَكُوْبُهُمْ وَمِنْهَا يَاْكُلُوْنَ. وَلَهُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ وَمَشَارِبُ اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ. (یٰس: ۷۱)

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"کیا یہ لوگ نہیں دیکھتے کہ ہم نے اپنے ہاتھوں کی بنائی ہوئی چیزوں میں سے ان کے لیے مویشی پیدا کیے اور اب یہ ان کے مالک ہیں اور ہم نے ان کو اس طرح ان کے بس میں کر دیا ہے کہ ان میں کسی پر سوار ہوتے ہیں اور کسی کا گوشت کھاتے ہیں اور ان کے لیے ان کے اندر طرح طرح کے فوائد ہیں اور مشروبات ہیں پھر کیا یہ شکر گزار نہیں ہوتے۔"

قرآن حکیم میں ایک اور جگہ پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَلَكُمْ فِيْهَا جَمَالٌ حِيْنَ تُرِيْحُوْنَ وَحِيْنَ تَسْرَحُوْنَ. وَتَحْمِلُ اَثْقَالَكُمْ اِلٰى بَلَدٍ لَّمْ تَكُوْنُوْا بٰلِغِيْهِ اِلَّا بِشِقِّ الْاَنْفُسِ اِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ. (النحل: ٦ تا ٧)

"وہ ذات جس نے جانور پیدا کیے ہیں جن میں تمہارے لیے پوشاک بھی ہے اور خوراک بھی اور طرح طرح کے دوسرے فائدے بھی، ان میں تمہارے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیے جمال بھی ہے جب کہ صبح تم انہیں چرنے کے لیے بھیجتے ہو اور جب کہ شام کو انہیں واپس لاتے ہو، وہ تمہارے لیے بوجھ اٹھا کر ایسے ایسے مقامات تک لے جاتے ہیں جہاں تم سخت جاں فشانی کے بغیر نہیں پہنچ سکتے۔ حقیقت یہ ہے کہ تمہارا رب بڑا ہی شفیق اور مہربان ہے، اس نے گھوڑے گدھے اور خچر پیدا کیے تا کہ تم ان پر سوار ہو اور وہ تمہاری زندگی کی رونق بنیں اور وہ بہت سی چیزیں تمہارے فائدے کے لیے پیدا کرتا ہے جن کا تمہیں علم نہیں۔"

غور کیجیے! اللہ تعالیٰ نے واقعی ان جانوروں میں ہمارے لیے ان گنت فائدے رکھے ہیں۔ دور حاضر میں تو خیر بہت سی مشینیں ایجاد ہو چکی ہیں، راستے پختہ اور آسان ہیں، پل بن چکے ہیں۔ جس دور میں ابھی یہ ساری چیزیں نہیں تھیں، انسان ان جانوروں سے بڑے بڑے کام لیتا تھا۔ اکثر ندی نالے ہاتھی، اونٹ اور گھوڑے پر سوار ہو کر پار کر لیے جاتے، منوں کے حساب سے وزن اونٹوں پر لاد کر ایک شہر سے دوسرے شہر لے جایا جاتا۔ مہینوں کا پیدل سفر گھوڑے پر سوار ہو کر دنوں میں طے کر لیا جاتا۔

انسان کا یہ فرض ہے کہ وہ اللہ کی ان نعمتوں پر اس کا شکر ادا کرے۔ اور ان نعمتوں کا استعمال اسی طرح کرے جس طرح اللہ نے استعمال کرنے کا حکم دیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بڑے دکھ کی بات ہے کہ بعض انسان جو اللہ تعالیٰ کے حکموں سے غافل ہیں، انہیں جب کسی کمزور پر اختیار مل جائے تو اس پر زیادتی کرتے ہیں، اس کے ساتھ برا رویہ اختیار کرتے ہیں اور اس کے حقوق کا ذرا بھی خیال نہیں کرتے۔

ہمارے پیارے نبی ﷺ کی آمد سے پہلے لوگ جانوروں پر بہت ظلم کرتے تھے، جس کی مختلف صورتیں تھیں۔ ہمارے پیارے نبی ﷺ نے جانوروں کے معاملے میں لوگوں کو سمجھایا، انہیں ہدایات دیں اور ان بے زبانوں پر ظلم کا سلسلہ بند کروادیا۔ اس طرح آپ کی ذات گرامی جانوروں کے لیے بھی رحمت بن کر آئی۔ جس کے بہت سے پہلو اگلے صفحات میں آپ کے سامنے لائے جا رہے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جانوروں کے حقوق

دورِ حاضر میں حقوق کا بڑا چرچا ہے۔انسانوں کے حقوق،عورتوں کے حقوق، بچوں کے حقوق،مزدوروں کے حقوق، جانوروں کے حقوق،ماں باپ کے حقوق، ریاست کے حقوق،فرد کے حقوق ،غرض ہر طرف حقوق کا شور ہے۔خاص طور پر مغرب میں رہنے والے عیسائی لوگ حقوق کا بہت ڈھنڈورا پیٹتے ہیں لیکن یاد رکھیے جو لوگ حقوق کا شور مچاتے ہیں وہی سب سے زیادہ حقوق پر ڈاکہ ڈالتے ہیں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ کا پسندیدہ دین اسلام ہے۔اسلام نے بھی ہر ایک کے اپنی اپنی جگہ پر حقوق متعین کیے ہیں لیکن اسلام پر عمل کرنے والے مسلمان حقوق کا شور نہیں مچاتے، چپکے سے اپنے اوپر عائد ہونے والے حقوق ادا کرتے ہیں۔

اسلام دین فطرت ہے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کا خالق،لہٰذا اس نے جس کو جو حق دیا ہے وہ اس قابل تھا کہ اسے یہ حق ملتا اور جو حق کسی کو نہیں دیا وہ اس قابل تھا کہ اسے وہ حق نہ دیا جائے۔

مغرب کے عیسائیوں نے جانوروں کو جو حقوق دیئے ان میں سے کچھ تو درست ہیں اور ان کے متعلق اسلام نے بھی تاکید کی ہے اور کچھ حقوق ایسے ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو بڑے ہی غیر معقول اور غلط ہیں وہ حقوق جانور کو نہیں ملنے چاہئیں۔ مغرب کے عیسائیوں نے بعض حقوق میں جانوروں اور انسانوں کو ایک ہی سطح پر لا کھڑا کیا ہے۔ آخر میں ان پر بھی بات کی جائے گی۔

مغرب کے مقابلے میں اسلام نے جانوروں کے درج ذیل حقوق بتائے ہیں۔

☆ ان کی مناسب اور پیٹ بھر خوراک کا انتظام کرنا جب کہ پالتو جانور ہو اور اسے باندھ رکھا ہو۔

☆ بیماری کی صورت میں اس سے کام نہ لینا اور اس کا مناسب علاج کرنا۔

☆ جانور پر اتنا بوجھ لادنا جتنا وہ سہہ سکے۔ اگر زیادہ بوجھ لاد دیا تو یہ ظلم ہے۔

☆ سفر کے دوران جب محسوس ہو کہ جانور تھک گیا ہوگا اسے کچھ دیر کے لیے آرام دلانا۔

☆ جانور کی پیٹھ سے پالان، کاٹھی اور لگام وغیرہ اتار لینا جب سفر نہ کرنا ہو۔

☆ جانور سے اس کے چھوٹے بچے کو جدا نہ کرنا۔

☆ پرندوں کے گھونسلے خراب نہ کرنا۔

☆ جانوروں کو باہم نہ لڑانا۔

☆ جانوروں کو بغیر کسی وجہ کے مارنے سے گریز کرنا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ حلال جانور کا گوشت کھانے کے لیے اسے ذبح کرنا۔

☆ نجس جانوروں کو گھروں میں رکھنے سے گریز کرنا جیسے کتا اور سور۔

☆ سوروں کو قتل کر دینا۔

☆ کتے اگر بڑھ جائیں اور وہ پالتو بھی نہ ہوں تو انہیں قتل کر دینا۔

☆ موذی جانوروں کی اذیت سے لوگوں کو محفوظ رکھنے کے اقدامات کرنا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جاہلیت میں جانوروں پر کیے جانے والے ظلم

رسول اللہ ﷺ جانوروں کے لیے کیسے رحمت تھے؟ آیئے! اب اس کی عملی مثالیں دیکھتے ہیں: نبی رحمت ﷺ نے جانوروں کو بہت سے مظالم سے نجات دلائی جو اس وقت لوگ جانوروں پر کرتے تھے۔ جن کا باری باری آئندہ صفحات میں ذکر کیا جا رہا ہے۔

زندہ جانور کا گوشت کاٹ کر کھانا ممنوع:

ہمارے پیارے نبی ﷺ کی آمد سے پہلے عرب کے لوگ بڑے جاہل تھے۔ وہ بہت سے ایسے کام کرتے جو کھلم کھلا ظلم تھے۔ جانوروں پر بھی وہ طرح طرح کے ظلم کرتے تھے۔ ان ہی مظالم میں سے ایک یہ تھا کہ جب وہ سفر کرتے، راستے میں کھانے کا سامان ختم ہو جاتا تو زندہ جانور کے جسم سے گوشت کاٹ لیتے اور اسے کچا یا بھون کر کھا جاتے۔ جانور بے چارہ اس تکلیف کو کیسے سہتا ہو گا؟ اسے کتنی زیادہ درد ہوتی ہو گی؟ اس کا زخم نا معلوم کتنے مہینوں میں بھرتا ہو گا؟ لیکن ان لوگوں کو جانور پر ترس نہیں آتا تھا۔

اگر سفر کے دوران پانی نہ ملتا تو یہ لوگ اونٹ کا کوہان چیر لیتے اور اس میں سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پانی نکال کر پی جاتے۔

آپ کو یہ تو معلوم ہی ہوگا کہ اونٹ کئی ہفتوں کے لیے اپنے کوہان میں پانی کا ذخیرہ کر لیتا ہے، جب اسے پانی نہ ملے تو یہ بغیر پانی کے گزارہ کرتا رہتا ہے۔ مکہ کے کافر اس کا کوہان چیرتے تا کہ اس میں سے پانی پی کر اپنی پیاس بجھائیں اس طرح اونٹ بچارے کو اپنے ہاتھوں زخمی کر دیتے۔

رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو اس ظلم سے روکا اور جانوروں کو اپنے ہاتھوں جان بوجھ کر زخمی کرنے سے منع کیا۔ رسول اللہ ﷺ جب مدینہ میں آئے تو اہل مدینہ دنبوں کی چکیاں اور اونٹوں کی کوہان کاٹ لیتے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

''زندہ جانور کا گوشت کاٹ کر الگ کرنا مردار اور اس کا کھانا ممنوع ہے۔''

(سنن ترمذی: ۱۴۸۰، دارمی: ۲۰۱۸، ابوداؤد: ۲۸۵۸)

اگر کوئی شخص مر جاتا تو اس کی قبر پر ایک اونٹ باندھ دیتے۔ اس اونٹ کو چارہ نہ دیتے بلکہ بھوکا پیاسا رکھتے۔ آخر کار وہ بھوک کے عذاب سے مر جاتا۔ عرب کے رہنے والوں کا یہ خیال تھا کہ جب وہ ایسا کریں گے تو یہ اونٹ مرنے والے کی آخرت میں سواری کے کام آئے گا۔ وہ ایسے اونٹ کو بلیہ کہتے تھے۔

مکہ کے کافروں کا ایک طریقہ یہ بھی تھا کہ جب بارش نہ ہوتی تو لوگ گھاس پھونس جمع کرتے، اسے اکٹھا کر کے کسی دنبے کی دم کے پیچھے باندھ دیتے، پھر اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو آگ لگا دیتے۔ جب آگ کی حرارت دنبے کو پہنچتی، اس کا جسم جلنے لگتا تو وہ بے چارہ بے چینی سے ادھر ادھر بھاگتا، اس طرح آگ مزید بھڑکتی۔ وہ لوگ مزے سے اسے جلتے ہوئے اور تڑپ کر گرتے بھاگتے دیکھتے رہتے، اس کی چیخیں اور چلانا سنتے لیکن انہیں بے زبان پر کوئی ترس نہ آتا۔ ان جاہل لوگوں کا خیال تھا کہ ایسا کرنے سے بارش ہو جاتی ہے۔ ہمارے پیارے نبی ﷺ نے اس رسم کو بھی سختی سے بند کر دیا۔ (سیرت النبی ﷺ جلد چہارم از مولانا شبلی نعمانی)

کان چیر دینا:

اللہ تعالیٰ نے جب فرشتوں کو حکم دیا کہ وہ آدم کو سجدہ کریں تو شیطان نے انکار کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اسے نافرمانی کی یہ سزا دی کہ اسے ملعون قرار دے دیا۔ شیطان نے اللہ تعالیٰ سے قیامت تک کے لیے مہلت مانگی۔ اللہ نے اسے مہلت بھی دے دی۔ اس بدبخت نے کہا کہ میں انسانوں کو گمراہ کروں گا، نیز یہ بھی کہا کہ میں ان انسانوں کو حکم دوں گا، وہ لوگ مویشیوں کے کانوں کو کاٹ دیا کریں گے اور اللہ کی بنائی ہوئی صورت کو ضرور ہی بگاڑ دیا کریں گے۔ (النساء:۱۱۹)

مکہ کے کافر لوگ جانوروں کی ناک، کان یا دم کاٹ دیتے اور انہیں بتوں کے نام پر آزاد چھوڑ دیتے۔ بعض لوگوں کا خیال تھا کہ ناک یا کان کاٹ دینے سے جانور اور اس کا ریوڑ نظر بد سے محفوظ رہتا ہے۔ ہمارے پیارے نبی ﷺ نے اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ظلم کا رستہ بھی بند کیا، اور فرمایا:

جس شخص نے کسی چوپائے کا ناک کاٹا یا کان کاٹا یا کوئی اور جسم کا حصہ کاٹا اس پر اللہ کی لعنت ہے۔ (صحیح بخاری، کتاب الذبائح: ۵۵۱۵)

لعنت کا مطلب ہے اللہ کی رحمت سے دور ہو جانا۔ یہ لفظ ظاہر کرتا ہے کہ جس پر لعنت کی گئی ہے اس پر اللہ تعالیٰ کو بہت زیادہ غصہ ہے۔ یہ لفظ اللہ تعالیٰ اس کے لیے بولتے ہیں جو شیطان کی طرح بہت برا کام کرے۔ اسی لیے رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں کو حکم دیا کہ وہ دوسروں پر لعنت نہ کیا کریں۔

زندہ جانور کی کھال اتار دینا:

عرب لوگ زندہ جانور کی کھال کھینچ کر اتار دیتے اور اسے چھوڑ دیتے وہ بے چارا تڑپ تڑپ کر مر جاتا۔ ہمارے پیارے نبی ﷺ نے لوگوں کو اس ظلم سے بھی روکا۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے شیطان کے شریطہ سے منع کیا۔

ابن عیسیٰ کہتے ہیں: یہ وہ جانور ہے جس کی کھال اتار دی جائے اور اس کی گردن کی رگیں نہ کاٹی جائیں پھر اسے چھوڑ دیا جائے یہاں تک کہ وہ مر جائے۔

(ابوداؤد: ۲۸۲۶، احمد: ۱/ ۲۸۹)

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زندہ جانوروں پر نشانہ بازی کرنا:

بعض لوگ کھیل کھیل میں جانوروں کو مار دیتے ہیں مثلاً یہ دیکھنے کے لیے کہ نشانہ کیسا ہے؟ گولی مار دیتے ہیں، یا غلیل سے جانوروں پر نشانہ بازی کرتے ہیں۔ کھلونا پستولوں سے پرندوں کو مارتے ہیں۔ بعض بچے کیڑے مکوڑوں کو پاؤں میں مسل دیتے ہیں، اڑنے والے کیڑوں کے پر کاٹ دیتے ہیں۔

پیارے بچو! آپ کو پتا ہونا چاہیے کہ جانور کو ایسا کرنے سے تکلیف ہوتی ہے۔ جس طرح ہمیں اگر کوئی تھپڑ مارے یا بال کھینچے، یا بازو وغیرہ کو بھینچے، ہمیں تکلیف ہوتی ہے۔ ہمارے نبی ﷺ نے جانوروں کو اس ظلم سے بھی نجات دلائی۔ سیدنا عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نے ایک رشتہ دار کو دیکھا، وہ غلیل کی طرح دو انگلیوں کے درمیان کنکری رکھ کر مار رہا تھا۔ عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نے اسے روکا اور کہا کہ ایسا مت کرو! رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع کیا ہے کیوں کہ اس سے شکار تو نہیں ہوتا، نہ دشمن مرتا ہے البتہ جانور کا دانت ٹوٹ جاتا ہے یا آنکھ پھوٹ جاتی ہے (اگر وہ کسی کو لگ جائے تو) لیکن وہ باز نہ آیا تو عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: میں تم کو حدیث بتا رہا ہوں اور تم پھر بھی باز نہیں آتے، جاؤ! میں تم سے بات نہیں کروں گا۔ (صحیح مسلم، کتاب الصید والذبائح: ۵۰۵۰۔ بخاری: ۵۴۷۹۔ نسائی: ۴۸۳۰)

معلوم ہوا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو پیارے نبی کی سنت بہت پیاری تھی۔ وہ آپ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے حکموں پر دل جان سے عمل کرتے۔ اگر کوئی پیارے نبی ﷺ کی بات نہ مانتا تو اس سے ناراض ہو جاتے، کتنے اچھے تھے صحابہ اور کتنا زیادہ پیار تھا انہیں رسول اللہ ﷺ سے۔ ہمیں بھی اپنے پیارے نبی سے ایسے ہی پیار کرنا چاہئے اور آپ کی سنتوں پر عمل کرنا چاہیے۔

ایک بار سیدنا انس رضی اللہ عنہ کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے۔ یہ لوگ ایک زندہ جانور پر نشانہ بازی کر رہے تھے۔ آپ نے ان لوگوں سے کہا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے: زندہ جانوروں پر نشانہ بازی نہ کیا کرو۔ (صحیح مسلم: کتاب الصید والذبائح: ۵۰۵۷۔ بخاری: ۵۵۱۳۔ ابوداود: ۲۸۱۶۔ نسائی: ۴۴۵۱۔ ابن ماجہ: ۳۱۸۶)

ایک بار سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک لڑکے کو مرغی پر نشانہ بازی کرتے دیکھا تو آپ اس لڑکے کو اس کے والدین کے پاس لے گئے اور ان سے کہا کہ اپنے لڑکے کو منع کرو کیوں کہ ہمارے پیارے نبی ﷺ نے ایسا کرنے سے منع کیا ہے۔ (صحیح مسلم: کتاب الصید والذبائح: ۵۰۶۱)

زندہ جانور پر نشانہ بازی کرنے سے اسے تکلیف ہوتی ہے اور یہ جانور پر سراسر ظلم ہے۔ جو شخص ایسا کرے اسے سمجھانا چاہیے۔ نہ تو خود جانور پر نشانہ بازی کرنی چاہیے اور نہ کسی کو نشانہ بازی کرتے ہوئے دیکھنا چاہیے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جانور کے جسم پر داغ لگانا:

اکثر لوگوں کے پاس مویشی ہوتے تھے اور زیادہ تر کا پیشہ ہی مویشی چرانا تھا۔ لوگ جنگلوں میں مویشی چرایا کرتے تھے۔ لوگ جانوروں کے جسم پر مختلف طرح کے داغ لگا دیتے تا کہ دوسروں کے مویشیوں میں نہ مل جائیں۔ داغ لگانے کا طریقہ یہ تھا کہ لوہے کی کوئی چیز گرم کرتے اور اس گرم گرم چیز کو جانور کے جسم پر دبا کر لگا دیتے جس سے وہ جگہ جل جاتی اور جیسی وہ چیز ہوتی اس پر ویسا نشان پڑ جاتا۔ یہ بڑا تکلیف دینے والا کام تھا لیکن اس معاشرے میں ناگزیر بھی تھا۔ ہمارے پیارے نبی ﷺ نے اس کام سے بھی لوگوں کو روکا اور ہدایت کی کہ اگر داغ لگانا ناگزیر ہو تو جانور کے منہ پر نہ داغا جائے کیوں کہ منہ کی جلد زیادہ نازک ہوتی ہے نیز اللہ تعالیٰ نے جانور کی جو ساخت بنائی ہے اس میں بھی داغنے سے تبدیلی ہو جاتی ہے۔

ایک بار آپ ﷺ نے ایک گدھے کو دیکھا، جس کا منہ اس کے مالک نے داغا ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ اس پر لعنت کرے جس نے اس کا منہ داغا۔

(صحیح مسلم: کتاب اللباس والزینہ: ۵۵۵۲)

یہ تو آپ پڑھ ہی چکے ہیں کہ لعنت کا مطلب اللہ کی رحمت سے دور ہونا ہے۔

جانور کے منہ پر مارنا بھی آپ ﷺ نے ناپسند کیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ سیدنا عباس رضی اللہ عنہ جو عبداللہ بن عباس کے والد اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک اونٹ پر سوار کہیں جا رہے تھے۔ انہوں نے اس اونٹ کے چہرے کو داغ کر خاص نشان لگایا ہوا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: عباس! یہ کون سی علامت ہے۔ انہوں نے کہا: ہم جاہلیت میں یہ علامت لگایا کرتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: داغ کر علامت نہ لگایا کرو۔

(طبرانی:۱۱۹۸۳، ابویعلی:۶۶۹۵)

جاہلیت کا مطلب ہے اسلام سے پہلے کا زمانہ۔ اور اب وہ تمام کام جاہلیت کے کام ہیں جنہیں کافر لوگ کرتے ہیں۔ جب کہ اسلام نے ان کاموں سے روکا ہو۔

جانور کو علامت کے لیے داغنا جائز ہے۔ کیوں کہ یہ اس دور کے لوگوں کی ضرورت تھی اور مجبوری بھی اگر وہ داغ نہ لگاتے تو لوگوں کے جانور آپس میں مل جل جایا کرتے اور یہ پتا نہ چلتا کہ یہ جانور کس کا ہے؟ اور آپس میں جھگڑا ہو جاتا۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی لیے داغنے کی اجازت دی لیکن منہ پر نہیں بلکہ دوسرے حصوں پر۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم اللہ کی میں تو اس جگہ داغ لگاتا ہوں جو منہ سے بہت دور ہے یعنی پٹھوں پر۔ اور سب سے پہلے آپ نے ہی پٹھوں پر داغنے کا کام کیا۔ (مسلم، کتاب اللباس والزینہ بروایت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ۵۵۵۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے کوئی گدھا لے کر گزرا جس کے چہرے پر داغا گیا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تمہیں یہ بات نہیں پہنچی کہ میں نے ایسے شخص پر لعنت کی ہے جو چہرے پر داغے یا چہرے پر مارے چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اس کام سے روک دیا۔ (ابوداؤد: ۲۵۶۴، احمد: ۳/۳۲۳)

جانوروں کو چھیڑنا اور تنگ کرنا:

بعض بچوں کی عادت ہوتی ہے کہ وہ جانوروں کو چھیڑتے اور تنگ کرتے ہیں، کبھی انہیں چھڑی سے مارتے ہیں، کبھی ان کے پر کھینچتے ہیں، کبھی ان کو ہاتھ میں پکڑتے ہیں، کبھی گھونسلے سے نکال لیتے ہیں، اپنے خیال میں وہ ان سے پیار کرتے ہیں یا ان سے کھیلتے ہیں لیکن ان جانوروں کو بعض حالتوں میں تکلیف ہوتی ہے۔ چناں چہ بعض جانوروں کے پر نرم ہوتے ہیں، ان کو پکڑنے سے پر ٹوٹ جاتے ہیں اور پھر انہیں اڑنے میں دقت ہوتی ہے۔ آپ نے دیکھا ہوگا کہ مرغی کے بچے کو پکڑ لیں تو مرغی ہم پر جھپٹتی ہے اور ٹھونگے مارنے کی کوشش کرتی ہے۔ اس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ میرے بچے کو چھوڑ دو۔

ایک دفعہ ایک صحابی پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ان کے پاس لال چڑیا کے ننھے ننھے بچے تھے، انہوں نے وہ بچے آپ کے سامنے رکھ دیئے، اور کہا کہ مجھے یہ جھاڑیوں میں سے ملے ہیں۔ اس وقت چڑیا ان بچوں کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ماں بے چینی سے ان صحابی کے سر پر منڈلا رہی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے دیکھا تو فرمایا: دیکھو! بچوں کی ماں کس قدر بے چین ہے؟ جہاں سے بچے اٹھا کر لائے ہو وہیں رکھ آؤ۔ (الصحیحہ: ۲۵، الادب المفرد: ۳۸۲، ابوداؤد: ۲۶۷۵)

پیارے بچو! معلوم ہوا کہ بات انسان کی پسند کی نہیں بلکہ اصل بات یہ ہے کہ جانور کو اذیت نہیں پہنچانی چاہیے۔ جس طرح ہمارے ساتھ کوئی برا سلوک کرے یا ہمیں اٹھا کر لے جائے تو ہمیں تکلیف ہوتی ہے اسی طرح جانور کو بھی تکلیف ہوتی ہے۔

جانوروں کو ناحق مار ڈالنا:

اللہ تعالیٰ نے کسی بھی جان کو ناحق مارنے سے منع کیا ہے، چاہے وہ انسان کی جان ہو چاہے کسی حیوان کی یا کسی کیڑے کی۔ انسانی جان کو ناحق قتل کر دینا اتنا بڑا گناہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی تمام گناہوں سے زیادہ بڑی اور زیادہ سزائیں بتائی ہیں۔ جو کسی انسان کو قتل کر دے اس پر اللہ کا غضب ہے، اس پر اللہ کی لعنت ہے، اس کے لیے جہنم ہے، اور وہ ہمیشہ اس میں رہے گا۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے ارادے سے ہر ایک کو جان عطا کی ہے اور وہی جان واپس لینے کا حق دار ہے۔ جو شخص کسی دوسرے کی جان لیتا ہے یا جانور کی جان ضائع کر دیتا ہے وہ دراصل اللہ تعالیٰ کے حق کو اپنے ہاتھ میں لے لیتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جانور کو صرف دو صورتوں میں مارنے کا حق دیا گیا ہے۔

(۱) حلال جانور کا گوشت کھانے کے لیے اسے ذبح کرنا۔

(۲) کسی موذی جانور کو اس کی اذیت سے بچنے کے لیے ماردینا جیسے سانپ، بچھو، گرگٹ وغیرہ۔

اگر یہ دو مقصد نہیں تو پھر جانور کو مارنا ناحق مارنا ہے۔ جانوروں کے لیے رحمت بن کر آنے والے پیارے نبی ﷺ نے فرمایا:

جس شخص نے چڑیا یا اس سے چھوٹے جانور کو بھی بغیر حق کے مارا تو اللہ تعالیٰ اس سے ضرور پوچھے گا۔ سوال کیا گیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! اس کا حق کیا ہے؟ فرمایا: اس کو ذبح کرے اور کھائے اور اس کے سر کو کاٹ کر نہ پھینکے۔

(نسائی: ۴۴۴۵، دارمی: ۱۹۷۸، احمد: ۲/۱۶۶)

مراد یہ کہ اسے مار کر پھینک نہ دے بلکہ اس کو ذبح کرے اور اس کا گوشت کھائے۔ یہ اس چڑیا کا حق ہے۔

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ کوئی آدمی کسی عورت سے نکاح کرے، اس سے اپنی حاجت پوری کرے، پھر اسے طلاق دے دے اور اس سے مہر بھی واپس لے لے۔ (اور ایک سب سے بڑا گناہ یہ بھی ہے) کہ آدمی کسی کو مزدوری پر لگائے لیکن اس کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اجرت ہڑپ کر جائے (یعنی کام کرالے لیکن مزدوری نہ دے) (ایک بڑا گناہ یہ ہے کہ) کوئی آدمی چوپائے کو بے فائدہ قتل کر دے۔ (مستدرک حاکم:۲/۱۸۲،۱۶)

یوں تو ہر جاندار کو ناحق مارنا منع ہے؛ لیکن پیارے نبی ﷺ نے بعض جانوروں کا نام لیا اور فرمایا کہ انہیں قتل نہ کیا کرو۔

چنانچہ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے چار جانداروں کو مارنے سے منع کیا: (۱) چیونٹی (۲) شہد کی مکھی (۳) ہدہد (۴) لٹورا۔

(ابوداؤد:۵۲۶۷، ابن ماجہ:۳۲۲۴، دارمی:۱۹۹۹۔ اسے علامہ البانی نے صحیح کہا ہے)

ان جانوروں کو مارنے سے منع کرنے کی وجوہات بھی علماء نے بتائی ہیں۔

امام بخاری روایت کرتے ہیں کہ چیونٹی کو پیارے نبی ﷺ نے مارنے سے منع کیا کیوں کہ وہ اللہ کی تسبیح کرتی ہے۔ (بخاری:۳۰۱۹)

رسول اللہ ﷺ نے یہ بھی فرمایا: چیونٹیاں (دین کا) علم حاصل کرنے والوں کے لیے اپنے بلوں میں دعا کرتی ہیں۔ کتنی اچھی چیونٹیاں ہیں جنہیں یہ پتا ہے کہ ان کا خالق اللہ ہے اور اس کی ہی تسبیح اور عبادت کرنی چاہیے۔

حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں کہ ہدہد نے صرف ایک اللہ کی عبادت کرنے کی دعوت دی اور غیر اللہ کو سجدہ کرنے سے روکا اس لیے اس کا قتل ممنوع ہے۔

(تفسیر تیسیر الرحمٰن:۲/۱۰۷۵)

اس کی تفصیل اس طرح ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سلیمان علیہ السلام کو جنوں، انسانوں،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پرندوں اور ہواؤں پر حکومت عطا کی تھی۔ اس لیے یہ سب آپ کے لشکر میں حاضر رہتے تھے۔ ایک دن آپ کو ہدہد لشکر میں نظر نہیں آیا۔ اور جب یہ آیا تو اس نے کہا کہ میں نے سبا میں ایک ملکہ کو حکومت کرتے دیکھا ہے جو چاند اور سورج کی پوجا کرتی ہے اور اس کا عرش بہت بڑا ہے۔ سلیمان علیہ السلام نے ملکہ کے نام دعوتی خط لکھا اور ہدہد کو دے کر بھیجا تا کہ اس کی بات کا پتا چل جائے کہ واقعی یہ حقیقت ہے؟ بعد ازاں اس ملکہ نے سلیمان علیہ السلام کی اطاعت قبول کر لی اور وہ سچے رب پر ایمان لے آئی تھی۔

شہد کی مکھی کے متعلق علماء کہتے ہیں کہ یہ قدرت الٰہی کا نمونہ ہے اور اس کے بنائے ہوئے شہد میں شفا ہے۔ شاید اس لیے اسے مارنے سے منع کیا گیا۔

لٹورا یا مولہ ایک چھوٹا سا پرندہ ہوتا ہے، جس کا سر بڑا پیٹ سفید اور اور پیٹھ سبز ہوتی ہے۔ یہ چھوٹے پرندوں کا اور حشرات کا شکار کرتا ہے۔

بعض نے کہا کہ یہ بڑے سر اور بڑی چونچ والا پرندہ ہے اس کے پر آدھے سفید اور آدھے سیاہ ہوتے ہیں عربی میں اسے صرد کہتے ہیں۔

(سنن ابن ماجہ شرح فواد عبدالباقی)

سیدنا عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے۔ وہ مینڈک پر تیر پھینک رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ کو یہ سب برا لگا اور فرمایا: جانوروں کا مُثلہ نہ کیا کرو۔

مُثلہ کا مطلب ہے کسی جاندار کے اعضاء کو الگ الگ کاٹنا یا ٹکڑے ٹکڑے کر دینا، مُثلہ جیسا ظالمانہ کام مکہ کے مشرک کیا کرتے تھے اور دوسری قوموں میں بھی یہ رواج تھا کہ وہ اپنے دشمن کو ایک ہی بار مارنے کی بجائے اس کے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے اسے مارتے یا مارنے کے بعد جسم کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا کرتے۔

(سنن نسائی: ۴۴۴۵۔ مسند ابو یعلیٰ: ۶۷۹۰۔ امام ابن عساکر: ۶۲/ ۱۶۷)

جناب عبدالرحمٰن بن عبداللہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: میرے والد نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے۔ آپ ﷺ قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے۔ ہم نے ایک سرخ پرندہ دیکھا۔ اس کے ساتھ دو بچے بھی تھے۔ ہم نے ان بچوں کو پکڑ لیا۔ بچوں کی ماں ہمارے ارد گرد منڈلانے لگی۔ کیوں کہ وہ پریشان ہو گئی تھی کہ یہ لوگ میرے بچوں کو نا معلوم کہاں لے جائیں۔

پیارے بچو! ماں تو بڑی ہمدرد ہوتی ہے اور بچے سے بہت پیار کرتی ہے وہ اپنے بچے کو اپنے آپ سے جدا کرنا برداشت نہیں کر سکتی لیکن ان بچوں کی ماں بے چاری کیا کرتی، وہ ان کے ہاتھ سے تو بچوں کو نہیں چھین سکتی تھی۔ لہٰذا وہ پریشان ہو کر ان کے گرد اڑنے لگی۔

عبدالرحمٰن بن عبداللہ کہتے ہیں: اتنے میں نبی اکرم ﷺ تشریف لے آئے تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ نے چڑیا کو بے قراری سے اڑتے دیکھا تو پوچھا: اس پرندے کو اس کے بچوں کی وجہ سے کس نے دکھ پہنچایا؟ اسے اس کے بچے واپس کردو، عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: پھر آپ ﷺ نے چیونٹیوں کا ایک بل دیکھا جسے ہم نے جلا دیا تھا تو آپ نے پوچھا: یہ چیونٹیوں کی بستی کس نے جلائی ہے؟ ہم نے جواب دیا: ہم نے جلائی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: آگ سے کسی کو عذاب دینا تو آگ کے رب ہی کو حق پہنچتا ہے۔ (سنن ابوداؤد: ۲۶۷۵۔ امام حاکم: ۴/ ۲۳۹۔ امام بخاری: ۳۸۲)

معلوم ہوا کہ یوں تو کسی بھی بے گناہ کو قتل نہیں کرنا چاہیے لیکن کسی کیڑے، پرندے جانور یا انسان کو جلا کر سزا نہیں دینا چاہیے، یہ ظلم سے بھی بڑا ظلم ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ ہمارے پیارے نبی ﷺ جانوروں پر بہت شفقت کرتے تھے۔

شرط باندھ کر جانور ذبح کرنا:

جاہلیت میں ایک کھیل یہ بھی تھا کہ دو آدمی شیخی میں آکر شرط باندھ لیتے کہ دیکھیں کون زیادہ جانور ذبح کر کے لوگوں کو کھلاتا ہے؟ اس اکڑ میں آکر وہ دونوں جانور ذبح کرتے ہی جاتے، چاہے گھر کا سارا سامان بک جاتا لیکن ہار ماننے کے لیے کوئی بھی تیار نہ ہوتا اور جو ہار جاتا اسے جیتنے والے کو طے شدہ رقم ادا کرنی پڑتی۔ یہ جوئے کی ایک شکل تھی جسے اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا۔ اور نبی ﷺ نے بھی اس سے سختی سے منع کیا۔ (مستدرک حاکم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس قسم کے کھیل کو جوا کہتے ہیں، جوئے سے مراد مال کمانے کے وہ طریقے ہیں جن کا انحصار قسمت پر ہو، اور یہ طے نہ ہو سکے کہ مال کسے ملے گا۔ نیز اس میں ایک فریق کا فائدہ یقینی ہو اور دوسرے کا نقصان یقینی ہو۔

اللہ تعالیٰ نے جوئے کو حرام قرار دیا ہے۔ یہ بدترین عادت ہے۔ ایک مسلمان جوئے کے قریب بھی نہیں جا سکتا۔ شرط باندھ کر جتنے کھیل کھیلے جاتے ہیں وہ سب جوئے میں شامل ہیں۔

جانور کو ذبح کرنے میں بھی نرمی:

اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر کچھ جانوروں کا گوشت کھانا حلال قرار دیا ہے؛ جن میں اونٹ، گائے، بھیڑ، بکری، نیز بھینس، نیل گائے، ہرن، خرگوش وغیرہ بھی شامل ہیں۔ پرندوں میں سے چڑیا، کبوتر، مرغی، شتر مرغ، فاختہ وغیرہ حلال ہیں۔

مسلمان حلال جانوروں کو شرعی طریقے سے ذبح کر کے ان کا گوشت کھا سکتا ہے۔ گو ذبح کرنے کا حکم ہے اور جواز بھی لیکن نبی ﷺ کی رحمت کے کیا کہنے! آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کی بھلائی فرض کی ہے۔ اس لیے جب تم ذبح کرنے لگو تو اچھی طرح اور ایک ہی بار ذبح کرو اور چھری کو تیز کر لو تا کہ جانور کو زیادہ تکلیف نہ اٹھانا پڑے۔ (مسلم، کتاب الذبائح: ۵۰۵۵)

کیوں کہ تیز چھری سے گردن جلدی کٹ جاتی ہے اور جانور کو کم تکلیف ہوتی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے جب کہ کند چھری سے وقت زیادہ لگتا ہے اس لیے جانور کو زیادہ دیر تک تکلیف سہنا پڑتی ہے۔

یہ بھی معلوم ہوا کہ ہر کام کرتے ہوئے سلیقے سے کرنا چاہیے۔نرمی والا انداز ہونا چاہیے۔کام میں آسانی کو بھی ملحوظ رکھنا چاہیے۔

ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: جب میں بکری ذبح کرنے لگتا ہوں تو مجھے اس پر رحم آجاتا ہے۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تو بکری پر رحم کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم کرے گا۔(بخاری فی الادب المفرد:۳۷۳،السلسلۃ الصحیحۃ:۲۶)

معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کو رحم کرنے والے بندے پسند ہیں اور وہ ایسے بندوں پر ضرور رحم کرتا ہے۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جس نے جانور پر ترس کھایا، چاہے وہ ایک چڑیا کو ذبح کرتے وقت ہی کیوں نہ ہو اللہ اس پر قیامت کے دن رحم کرے گا۔

(بخاری الادب المفرد:۳۷۱،السلسلۃ الصحیحۃ:۲۷)

کسی کو تکلیف میں دیکھ کر دل کا نرم پڑ جانا یا آنکھوں میں آنسو آجانا اور یہ محسوس ہونا جیسے یہ تکلیف اسے نہیں مجھے ہو رہی ہے اس کا نام دوسرے پر رحم کرنا ہے۔ایک مسلمان کے اندر رحم کی صفت ہونا اس کے بہترین مسلمان ہونے کی علامت ہے۔اللہ تبارک وتعالیٰ خود رحیم ہے اور اس نے یہ پسند کیا ہے کہ لوگ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی ایک دوسرے کے لیے رحم دل ثابت ہوں۔

پیارے نبی ﷺ نے فرمایا: تم زمین والوں پر رحم کرو آسمان والا تم پر رحم کرے گا۔

مراد یہ کہ جو شخص اللہ کی مخلوق پر رحم کرتا ہے، اسے دکھ نہیں دیتا، اور اس کو دکھ میں دیکھ کر پریشان ہو جاتا ہے، اس کے دکھ کو دور کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس شخص کی پریشانیاں اور دکھ دور کر دے گا۔

یہ بھی ذہن میں رہنا چاہیے کہ رحم اس وقت کیا جائے گا جب رحم کا موقع ہو، اگر رحم کرنے سے فساد اور فتنہ بڑھنے کا یقین ہو تو پھر رحم نہیں کیا جائے گا جیسے عدالت کا مجرم کو سزا دینا، اگر وہ مجرم کو سزا نہیں دیتی، اس پر رحم کرتے ہوئے چھوڑ دیتی ہے تو وہ زمین میں مزید فساد پھیلائے گا اور بار بار جرائم کرتا رہے گا۔

سورہ نور میں اللہ تعالیٰ نے یہ حکم دیا ہے کہ مجرم کو سزا دیتے ہوئے ان پر ترس نہ کھایا کرو۔

جانور کے سامنے چھری تیز نہ کرنا:

جناب سالم اپنے باپ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا: چھریوں کو تیز کیا جائے، ان (چھریوں) کو چوپایوں سے اوجھل رکھا جائے اور جب کوئی آدمی جانور ذبح کرے تو جلدی سے ذبح کرے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(مسند احمد:۲/۱۰۸،السلسلۃ الصحیحۃ:۳۱۳۵)

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک آدمی کے پاس سے گزرے جس نے اپنا پاؤں بکری کے پہلو پر رکھا ہوا تھا اور ساتھ ساتھ چھری بھی تیز کر رہا تھا۔ بکری کنکھیوں سے دیکھ رہی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص سے فرمایا: یہ کام (چھری تیز کرنا) تو نے پہلے کیوں نہ کرلیا، کیا تو اسے دو دفع ذبح کرنا چاہتا ہے۔

(طبرانی:۱۱۹۱۶۔ معجم الاوسط:۳۶۱۴۔ بیہقی:۴/۲۲۳،۲۳۱، السلسلۃ الصحیحۃ:۲۴)

دراصل آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ برا لگا کہ جانور کے سامنے چھری تیز کی جا رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر جاندار کے اندر یہ پہچان رکھی ہے کہ اس کو نقصان پہنچانے والی کون ہے یا اس پر حملہ کرنے والا کون سا جاندار ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بکری گدھے کو دیکھ کر نہیں بھاگتی لیکن شیر کو دیکھتے ہی کسی محفوظ جگہ پر پہنچنے کے لیے دوڑ لگا دیتی ہے۔ اسی طرح ہر جانور چھری وغیرہ قسم کے آلے کی بھی پہچان رکھتا ہے کہ اس سے جانور کو ذبح کرنے کا کام لیا جاتا ہے۔

دو دفعہ ذبح کرنے سے آپ کی مراد یہ تھی کہ پہلے تو وہ چھری کو دیکھ دیکھ کر اذیت اٹھائے اور پھر ذبح ہونے کی بھی اذیت اٹھائے گی۔

صحابہ کرام بھی اس بات کا خیال رکھتے تھے کہ جانور کو چھری دکھا کر اسے خوف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں مبتلا نہ کیا جائے۔ بعض جانور چھری دیکھ کر اتنے خوف زدہ ہوتے ہیں کہ کھانا پینا ہی بھول جاتے ہیں۔ جانوروں کے سامنے کسی جانور کو ذبح نہیں کرنا چاہیے، کسی جانور کو ذبح ہوتے دیکھ کر جانور کو یوں لگتا ہے جیسے اسے ذبح کیا جا رہا ہو یا وہ یہ سمجھتا ہے کہ اس کے بعد میری باری آ جائے گی۔ کئی واقعات ایسے ہو چکے ہیں:

ایک گائے کے سامنے عید کے روز جانور ذبح کیے جاتے رہے، موت کے خوف سے وہ گائے بغیر ذبح کیے ہی مر گئی۔

ایک آدمی چھری تیز کر رہا تھا اور اس نے ذبح کرنے کے لیے بکری کو پکڑ رکھا تھا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اسے درے سے مارا اور کہا:

اَتُعَذِّبُ الرُّوحَ ؟ کیا تو جاندار کو عذاب میں مبتلا کرتا ہے؟ تو نے یہ کام اس (بھیڑ) کو پکڑنے سے پہلے کیوں نہ کیا؟ (بیہقی: ۲۸۰، ۲۸۱)

ذبح کرنے سے پہلے پانی پلانا:

جانور کو ذبح کرنے سے پہلے اچھی طرح چارہ کھلا لینا چاہیے اور اسے پانی بھی پلانا چاہیے، جس میں حکمت یہ ہے کہ بھوک اور پیاس کی صورت میں جانور کے لیے ذبح ہونے کی تکلیف سہنا دوگنا تکلیف کا باعث بن جاتا ہے۔ صحابہ کرام اس چیز کا بھی بہت خیال رکھتے تھے۔

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو دیکھا جو بکری کو گھسیٹ کر لے جا رہا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھا تاکہ اسے ذبح کرے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اس شخص کو درّے سے مارا اور فرمایا:
اسے پانی پلا، تیری ماں مرے اس کو موت کی طرف اچھے انداز میں لے کر جا۔
(بیہقی: ۹/۲۸۱، ۲۸۵)

اس حدیث سے یہ بھی پتا چلتا ہے کہ اہلِ حکومت کا فرض ہے کہ وہ عوام کو ان کی ذاتی غلطیاں ہوں یا قانونی، کسی جانور کا حق دبائیں یا انسان کا اس پر سرزنش کریں۔

موذی جانور کو مارنے میں بھی نرمی:

بعض جانور ایسے ہیں جو انسان کی جان کے دشمن ہوتے ہیں، وہ جہاں کہیں نظر آئیں مار دینا چاہیے، مثلاً بچھو، گرگٹ، سانپ، شیر، ریچھ وغیرہ

بعض جانور اس قدر سخت ڈنک مارتے ہیں کہ انسان اس کی درد کی شدت سے بے حال ہو جاتا ہے مثلاً بھڑ، کھٹمل وغیرہ

بعض جانور کاٹنے میں تو سخت نہیں ہوتے لیکن ان کا نقصان زیادہ ہوتا ہے مثلاً جوئیں، مچھر، مکھیاں، مکڑی، جھینگر، کینچوے وغیرہ

ان سب جانوروں کو مار دینا جائز ہے لیکن ان کو مارنے کے لیے طریقہ ایسا اختیار کرنا چاہیے کہ جانور فوراً مر جائے تاکہ اسے زیادہ دیر تکلیف برداشت نہ کرنا پڑے۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ نے بعض جانوروں کا نام لے کر انہیں مارنے کا حکم دیا۔

آپ ﷺ نے فرمایا: پانچ جانور فاسق (بدمعاش اور تنگ کرنے والے ہیں) ہیں لہٰذا انہیں حرم میں بھی قتل کر دیا جائے: (۱) چوہا (۲) بچھو (۳) چیل (۴) کوا (۵) کاٹنے والا کتا۔ (بخاری: ۳۳۱۴، مسلم: ۱۱۹۵)

اذیت دینے والے جانوروں کو مار ڈالنے کا طریقہ ایسا ہونا چاہیے جس سے ان کو کم سے کم تکلیف اٹھانا پڑے۔ رسول اللہ ﷺ نے گرگٹ کے متعلق فرمایا:

جو گرگٹ کو پہلی ضرب میں مار دے اس کے لیے ۱۰۰ نیکیاں ہیں جو اسے دو ضربوں میں مارے اس کے لیے سو سے کم نیکیاں اور جو اسے تین ضربوں میں مارے اس کے لیے اس سے بھی کم نیکیاں ہیں۔ (مسلم، کتاب قتل الحیات: ۵۸۴۷)

اس فرمان مبارک سے پتا چلتا ہے کہ ہر موذی جانور کو اس ہوشیاری سے مارنا چاہیے کہ وہ پہلی ضرب ہی میں مر جائے اسے بار بار ضرب نہ لگانا پڑے، کیوں کہ زیادہ بار ضربیں لگانے سے اسے زیادہ تکلیف ہوگی۔

یہ بات بھی ذہن میں رہے کہ موذی جانور ہو یا نجس جانور، انہیں مارنا جائز بھی ہو تو انہیں تنگ کرنا جائز نہیں ہے۔ اگر وہ بھوکے پیاسے ہوں تو انہیں کھلانا پلانا باعث اجر ہے۔ اگر وہ زخمی ہوں تو انہیں راحت پہنچانا یا دوا لگانا بھی باعثِ اجر ہے۔ جانور کو مارتے ہوئے پوری طرح مارنا چاہیے، اگر اس میں جان باقی ہے تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر جب تک وہ زندہ رہے گا تکلیف کی شدت سے تڑپتا رہے گا۔

جانور کو بھوکا پیاسا نہ رکھا جائے:

اللہ تعالیٰ نے جانداروں کو غذا کا محتاج بنایا ہے اگر غذا نہ ملے تو وہ بھوک سے نڈھال ہو جاتے ہیں۔انسان ہو یا حیوان وہ ایک خاص حد تک ہی بھوک برداشت کر سکتا ہے۔

جو جانور آزاد ہیں، ان کی روزی کا ذمہ اللہ تعالیٰ نے خود لے رکھا ہے، وہ چل پھر کر اپنا رزق تلاش کر لیتے ہیں۔رسول اللہ ﷺ نے پرندوں کی مثال دے کر توکل کی وضاحت کی اور فرمایا: اگر تم اللہ پر توکل کرو تو اللہ تعالیٰ تمہیں اس طرح رزق دے گا جس طرح پرندے صبح گھونسلے سے خالی پیٹ نکلتے ہیں اور شام کو بھری ہوئی پوٹ کے ساتھ واپس آتے ہیں۔

جو جانور انسان نے قابو کر رکھے ہیں، انہیں باندھ رکھا ہے، ان کی ہر طرح کی دیکھ ریکھ انسان ہی کے ذمے ہیں۔ان کو گرمی سردی سے بچانا، ان کی مطلوبہ غذا جس مقدار میں انہیں چاہیے انہیں کھلانا، ان کا دودھ دوہنا، انہیں ڈرانے والی چیزوں سے بچانا، ان سے نرمی کرنا، ان سے ان کی ہمت سے زیادہ کام نہ لینا انسان پر فرض ہے۔اگر وہ ان چیزوں سے کوتاہی کرتا ہے تو وہ اللہ کے ہاں گنہ گار ہے اور روز قیامت اس سے ان جانوروں کے متعلق بھی سوال ہوگا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جناب احنف بن قیس تابعی کہتے ہیں کہ ہم لوگ تیزی کے ساتھ سواریاں دوڑاتے ہوئے عمر بن خطاب امیر المومنین کے پاس آئے۔سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ہمارے ساتھ پڑاؤ کی طرف چلنے لگے۔ہماری سواریاں اونٹ وغیرہ بھوک سے نڈھال تھے اوران کے پیٹ پیٹھ سے لگ چکے تھے۔سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے یہ حالت دیکھی تو فرمایا: کیا تمہیں ان سواریوں کے بارے میں اللہ سے ڈر نہیں لگتا، کیا تمہیں اس بات کی خبر نہیں کہ چوپایوں کے بھی تم پر حقوق ہیں، تم نے ان اونٹوں کو راستے میں کچھ دیر آرام کے لیے کیوں نہیں چھوڑا تاکہ وہ زمین سے گھاس پھونس کھا سکیں۔

(سنہرے فیصلے از عبدالمالک مجاہد)

جانور کو خوب کھلانا پلانا:

ہمارے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد سے قبل لوگ جانوروں کو بڑی بے دردی سے مارتے تھے۔صرف مارتے ہی نہیں تھے بلکہ ان بے زبانوں سے بہت زیادہ کام لیتے اور کھانے کو کم دیتے، جانور بھوک کی وجہ سے لاغر ہو جاتے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جانوروں پر ہونے والے اس ظلم کو بھی روکا۔ایک بار ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اونٹ دیکھا جس کا پیٹ بھوک کی وجہ سے پیٹھ سے لگ چکا تھا۔ اونٹ کی یہ حالت دیکھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ترس آ گیا۔آپ نے فرمایا: ان جانوروں کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ان پر سواری کرو تو ان کی اچھی حالت میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سواری کرواوران کا گوشت کھاؤ تو بھی ان کے تندرست ہونے کی حالت میں کھاؤ۔ (سنن ابوداود: ۲۵۴۸۔ ابن حبان: ۵۴۵۔ مسند احمد: ۴/۱۸۰، ۱۸۱۔ سلسلة الصحيحة: ۲۳)

پیارے نبی ﷺ کے ارشاد کا مطلب یہ ہے کہ جانوروں کو خوب کھلایا پلایا کرو تا کہ یہ صحت مند نظر آئیں۔ ایسا مت کرو کہ بے چاروں سے سواری کا کام تو لو لیکن کھانے کو کچھ نہ دو۔ ان کی صحت اور خوراک کا خیال رکھنا تمہاری ذمہ داری ہے۔ ایسا نہ ہو کہ بھوک کی وجہ سے جب یہ انتہائی کمزور ہو جائیں تو پھر ان کو ذبح کرو بلکہ ابھی صحت منداور بہتر حالت میں ہی ہوں تو ان کو ذبح کر لیا کرو تا کہ کمزوری کی وجہ سے انہیں تکلیف کم سہنا پڑے۔

عمر بن عبداللہ بن یعلیٰ بن مرّہ اپنے باپ سے اوران کے باپ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ میں ایسی چیزیں ایسی دیکھی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی نے نہیں دیکھیں (۱) میں آپ ﷺ کے ساتھ مکہ کے راستے میں تھا تو آپ ایک عورت کے پاس سے گزرے۔ اس کے ساتھ اس کا بیٹا تھا جسے آسیب تھا، میں نے ایسا سخت آسیب کبھی نہیں دیکھا تو اس عورت نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ میرے اس بیٹے کا حال تو آپ دیکھ رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تو چاہتی ہے تو میں اس کے لیے دعا کر دیتا ہوں۔ پس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ نے اس کے لیے دعا فرما دی پھر تشریف لے گئے۔(۲) پھر آپ کے قریب سے ایک اونٹ گزرا جس کی گردن جھکی ہوئی تھی اور وہ بلبلا رہا تھا۔پس آپ نے فرمایا:اس کے مالک کو میرے پاس لے کر آؤ(جب وہ آیا) تو آپ نے فرمایا: یہ اونٹ کہہ رہا ہے کہ میں اس مالک کے پاس ہی پیدا ہوا تھا۔انہوں نے مجھے خوب استعمال کیا یہاں تک کہ جب میں بوڑھا ہو گیا تو انہوں نے مجھے ذبح کرنے کا ارادہ کر لیا پھر آپ آگے تشریف لے گئے۔(۳) پھر آپ نے دو علیحدہ علیحدہ درخت دیکھے تو مجھے فرمایا کہ جاؤ ان دونوں درختوں کو کہو کہ جڑ جائیں تو وہ دونوں مل گئے پھر آپ نے ان کی اوٹ میں قضائے حاجت کی، جب قضائے حاجت سے فارغ ہوئے تو فرمایا کہ جاؤ اور ان دونوں درختوں کو کہو کہ علیحدہ علیحدہ ہو جائیں تو آپ ﷺ تشریف لے چلے پھر جب آپ لوٹے تو اس بچے کے پاس سے آپ ﷺ کا گزر ہوا وہ دوسرے بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا اور اس کی ماں نے اس کے لیے چار مینڈھے پال رکھے تھے۔آپ ﷺ کو اس نے ان میں سے دو مینڈھے ہدیہ پیش کیے اور عرض کیا کہ اس کو بالکل آسیب نہیں ہوا پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کوئی ایسی چیز نہیں ہے جو یہ نہ جانتی ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں سوائے کافروں یا فرمایا سوائے فاسق جنوں اور انسانوں کے۔

(طبرانی ۲۳۲/۶۱/۴ ۲۶۱، بیہقی ۲۲/۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہی حدیث تھوڑے سے فرق کے ساتھ اس طرح ہے:

جناب منہال بن عمرو سیدنا یعلی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: میرا خیال ہے کہ جس کثرت سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، اتنا کسی نے نہیں دیکھا ہوگا۔ پھر انہوں نے اپنے بچے کا معاملہ، کھجور کے دو درختوں کا معاملہ اور اونٹ کے معاملے کا ذکر کیا۔ اونٹ کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تیرے اونٹ کو کیا ہوا؟ وہ یہ شکایت کر رہا ہے کہ تم کھیت سینچنے کے لیے اس سے رہٹ چلانے کا کام لیتے رہے اور اب جب وہ بوڑھا ہوگیا تو تم اسے ذبح کرنا چاہتے ہو، اس کو ذبح نہ کرو اور اسے اونٹوں میں چھوڑ دو۔ یہ ان کے ساتھ چلتا پھرتا رہے گا۔ (مسند احمد: ۴/۱۷۳، مستدرک حاکم: ۲/۶۱۷، ۶۱۸، معجم الکبیر طبرانی ۲۲/۲۶۴، امام بیہقی کی کتاب دلائل النبوت: ۶/۲۱، ۲۰)

پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معجزہ ہے آپ جانوروں کی حالت ان کی آواز اور انداز سے یہ سمجھ جاتے تھے کہ معاملہ کیا ہے۔ نیز پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بھی معجزہ ہے کہ جانور بھی یہ جانتے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے نبی ہیں بلکہ درخت پتھر وغیرہ بھی آپ کی نبوت کا اقرار کرتے تھے۔ اس واقعے سے یہ پتا چل رہا ہے کہ جب جانور کسی کام کے قابل نہ رہے تو اسے ذبح کر لینا چاہیے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس اونٹ کو ذبح نہ کرنے کی سفارش کی تھی تو یہ معاملہ اس اونٹ کے لیے خاص تھا ورنہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جانور کو ذبح کرنا مسلمان کا حق ہے اور یہ حق اسے اللہ تعالیٰ نے عطا کیا ہے۔اس اونٹ کی تو خوش قسمتی ہے کہ اس نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپ کے سامنے اپنا مقدمہ پیش کیا اور اپنے حق میں آپ ﷺ سے اپنے مالک کے ہاں سفارش بھی کروالی۔

جانور کا اپنے سے بھی زیادہ خیال:

ہمارے پیارے نبی ﷺ جانوروں کے چارے وغیرہ کا خصوصی خیال رکھتے تھے۔آپ ﷺ صدقے کے اونٹوں کو اپنے ہاتھ سے چارہ ڈالا کرتے اور پانی پلایا کرتے تھے۔ایک بار آپ مجاہدین کے ساتھ ایک سفر پر جارہے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا! کون ہے جو ہم سے آگے جا کر حوض صاف کرکے پانی نکالنے کا انتظام کرے گا۔سیدنا جابر اور جبار بن صخر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم یہ کام کریں گے، چنانچہ وہ پہلے کنویں پر پہنچے اور حوض صاف کرکے پانی نکالا۔اتنی دیر میں رسول اللہ ﷺ اور صحابہ بھی پہنچ گئے۔رسول اللہ ﷺ نے صحابہ سے پوچھا کہ اگر اجازت ہو تو میں پانی پی لوں۔صحابہ نے اجازت دے دی۔آپ ﷺ نے پہلے اپنی اونٹنی کو پانی پلایا اور سایہ میں بٹھایا اور پھر خود پانی پیا۔(مسلم:۷۵۱۶)

کیونکہ آپ ﷺ کو معلوم تھا کہ اونٹنی بے چاری بھی سفر کی تکلیف اٹھا کر یہاں تک پہنچی ہے، اس کو بھی پیاس لگی ہوگی اس لیے آپ نے پہلے اونٹنی کو پانی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پلایا۔

جانور پر ترس کھانا گناہوں کی بخشش کا سبب:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک بار ایک آدمی راستے میں چلا جا رہا تھا، اسے سخت پیاس لگی، اس نے ایک کنواں دیکھا، وہ کنویں میں اترا، پانی پیا، پھر باہر نکل آیا۔ وہیں ایک کتا بھی تھا جو پیاس کے مارے زبان باہر نکالے ہوئے تھا، وہ گیلی مٹی چاٹ رہا تھا۔ اس آدمی نے (دل میں) کہا کہ اس کتے کو بھی پیاس نے اسی طرح ستایا ہوا ہے جس طرح میں اس کی شدت کی وجہ سے بے حال ہو رہا تھا۔ وہ شخص دوبارہ کنویں میں اترا۔ اس نے اپنا موزہ پانی سے بھرا اور اسے منہ سے پکڑ کر اوپر چڑھ آیا، اس نے پانی کتے کو پلایا، اللہ تعالیٰ نے اس شخص کے عمل اور جذبے کی قدر کی اور اسے معاف کر دیا۔ یہ سن کر صحابہ کرام نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا ہمارے لیے چوپایوں (پر ترس کھانے) میں بھی اجر ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں ہر تر جگر والے میں اجر ہے۔

(بخاری: ۲۳۶۲، مسلم: ۲۲۴۴، موطا: ۲/ ۹۲۹، ۹۳۰، الادب المفرد: ۳۷۸، سنن ابوداؤد: ۲۵۵۰، السلسلۃ الاحادیث الصحیحہ: ۲۹)

ایک پیاسے کتے کا واقعہ اس طرح بھی ہے۔

کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک بار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک کتا کنویں کے گرد چکر لگا رہا تھا۔ پیاس کے مارے اس کی جان نکل رہی تھی۔ اچانک ایک فاحشہ عورت نے اسے دیکھا جو بنی اسرائیل میں سے تھی۔ اس نے اپنا موزہ اتارا اور اس کے ذریعے اس نے کنویں سے پانی کھینچا اور کتے کو پلا دیا۔ اس عمل کی وجہ سے اس عورت کو بخش دیا گیا۔

(بخاری: ۳۴۶۷۔ مسلم: ۱۵۵۔ مسند احمد: ۲/ ۵۰۷۔ السلسلۃ الصحیحۃ: ۳۰)

ان دونوں واقعات سے یہ پتا چلتا ہے کہ انسان چاہے کتنا گنہ گار ہو جب وہ نیک نیتی اور خلوص کے ساتھ خالص اللہ کے لیے نیکی کرتا ہے تو اس کا فائدہ اسے یہ ہوتا ہے کہ اس کے گناہ اللہ تعالیٰ معاف فرما دیتا ہے۔

کسی بھی نیکی کو حقیر نہیں سمجھنا چاہیے بعض اوقات چھوٹی نیکی سے بڑے فوائد حاصل ہو جاتے ہیں۔ جانور کو بھوک پیاس میں کھلانا پلانا اجر کا باعث بھی ہے اور گناہوں کی بخشش کا باعث بھی۔

جانور کو بھوکا رکھنا بدترین گناہ:

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار بتایا کہ میں نے ایک عورت دوزخ میں دیکھی، جس کا قصور یہ تھا کہ اس نے ایک بلی پال رکھی تھی، اسے وہ ہمیشہ باندھ کر رکھتی: اسے کھانے پینے کو کچھ نہ دیتی، نہ اسے کھولتی: کہ زمین سے گری پڑی چیزیں کھا لیتی۔ اللہ تعالیٰ کو اس عورت کا یہ ظلم بہت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

برا لگا اور اس عورت کو دوزخ میں ڈال دیا۔ (امام بخاری: ۲۳۶۵۔ امام مسلم: ۲۲۴۲۔ احمد بن حنبل: ۲/ ۵۰۷۔ الادب المفرد: ۳۷۹)

معلوم ہوا کہ جان بوجھ کر جانور کو بھوکا رکھنا، اسے بغیر وجہ کے جان سے مار ڈالنا یا اسے مارنا، یا اسے تنگ کرنا یہ سب ایسے بڑے گناہ ہیں کہ ان کی وجہ سے آدمی دوزخ میں ڈال دیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہر قسم کے گناہ سے بچائے۔ آمین

سیدنا عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سواری پر اپنے پیچھے بٹھا لیا اور میرے ساتھ رازداری سے ایک بات کی جو میں کسی سے بیان نہیں کروں گا۔ (سنن ابوداود: ۲۵۴۹)

پیارے بچو! جب کوئی رازداری والی بات بتائے تو اسے پھر کسی کو بھی نہیں بتانا چاہیے کیوں کہ ایسا کرنا گناہ ہے۔ کہنے والے نے ہم پر بھروسہ کیا ہے۔ ہمیں بھروسہ کرنے کے قابل سمجھا ہے لہذا اس کے اس اعتماد کو ٹھیس نہیں پہنچانا چاہیے۔ پھر یہ بھی معلوم نہیں کہ اس کا راز ظاہر ہو گیا تو اسے کتنی بڑی پریشانی یا رسوائی اٹھانا پڑے۔ البتہ اگر کوئی رازداری سے گناہ کا کام کرنے کا کوئی منصوبہ بتائے تو کسی سمجھ دار بڑے کو بتا دینا چاہیے تا کہ اس شخص کو گناہ سے روکنے کی تدبیر سوچی جا سکے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہاں تو سیدنا عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کو یہ پسند تھا کہ وہ قضائے حاجت ایسی جگہ کریں جہاں پردے کے لیے کوئی اونچی چیز ہو (جیسے دیوار یا ٹیلہ وغیرہ) یا کھجور کا جھنڈ ہو۔ اس مقصد کے لیے آپ ایک انصاری کے باغ میں داخل ہوئے۔ وہاں ایک اونٹ دیکھا۔ جب اونٹ نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تو بلبلانا شروع کر دیا۔ اس اونٹ کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔ پیارے نبی ﷺ اس اونٹ کے پاس آئے اور اس کی کوہان اور پیچھے کے حصے پر دست مبارک پھیرا (جانور کو پیار کرنے کے لیے ان جگہوں پر نرمی سے ہاتھ پھیرتے ہیں جس سے جانور سمجھ جاتا ہے کہ ہاتھ پھیرنے والے کو میرے ساتھ محبت اور ہمدردی ہے)۔ اونٹ نے نبی اکرم ﷺ کے مبارک ہاتھ کا لمس محسوس کیا تو اسے قرار آ گیا۔ آپ ﷺ نے پوچھا: اس اونٹ کا مالک کون ہے؟ یہ اونٹ کس کا ہے؟ ایک نوجوان انصاری رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے پاس آئے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ میرا اونٹ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ نے جس جانور کا تجھے مالک بنایا ہے تو اس کے بارے میں اللہ سے نہیں ڈرتا؟ کیوں کہ اونٹ نے مجھ سے شکایت کی ہے کہ تو اسے بھوکا رکھتا ہے اور اسے تھکا دیتا ہے (یعنی بہت زیادہ کام لے لے کر اسے تھکا دیتا ہے)۔ (ابو داود: ۲۵۴۹۔ احمد: ۲۰۴/۱، حاکم: ۹۹/۲، ۱۰۰، ابویعلیٰ: ۶۷۸۷، مسلم: ۳۴۲، ۲۴۲۹۔ سلسلۃ الصحیحہ: ۲۰)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ واقعہ بھی نبی پاک ﷺ کا معجزہ ہے کہ آپ ﷺ اونٹ کی شکایت کو سمجھ گئے اور اس کے مالک کو اس پر آپ نے خبردار بھی کیا۔

ایک اور نبوی تاکید:

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم سبزہ زاروں میں سفر کرو تو جانوروں کو ان کا حق دو (یعنی انہیں چرنے دو) اور جب قحط زدہ زمین سے گزرو تو تیز چلو اور رات کو سفر کرو کیوں کہ رات میں زمین کی مسافت سمٹ جاتی ہے اور جب کہیں پڑاؤ کرو تو راستے کے درمیان ڈیرہ نہ لگاؤ کیوں کہ یہ جگہیں ہر قسم کے جانور کا ٹھکانہ ہوتی ہیں۔

(البزار:۱۶۹۳، طحاوی:۱/۳، سلسلۃ الصحیحۃ:۱۳۵)

رسول اللہ ﷺ نے ایک بار فرمایا: جب تم موسم بہار میں سفر کرو تو اونٹوں کو زمین کی سبزی میں سے اپنا حصہ وصول کرنے دو (یعنی انہیں چرنے چگنے دو) اور جب قحط کے دنوں میں سفر کرو تو اونٹوں کو تیز چلایا کرو۔

(صحیح مسلم:۴۹۵۹۔ ترمذی:۲۸۵۸۔ ابوداؤد:۵۶۹)

امام طحاوی لکھتے ہیں کہ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب سرسبز اور شاداب زمین آجائے تو سواری سے نیچے اتر آیا کرو اور جانور کو چر لینے دو اور جب قحط زدہ زمین آجائے (جس پر سبزہ وغیرہ نہ ہو)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو جانور پر سوار ہو جاؤ (یعنی سفر جاری رکھو) اور رات کو سفر کیا کرو کیوں کہ رات کو زمین کے فاصلے کم ہو جاتے ہیں۔

(طحاوی مشکل الآثار: ۱/۱۳۱۔ بیہقی: ۵/۲۵۶۔ تاریخ بغداد: ۴/۴۲۹)

پیارے بچو! موسم بہار میں ہر طرف سبزہ ہی سبزہ ہوتا ہے۔ سبز چارہ دیکھ کر اونٹ کا جی چاہتا ہے کہ وہ اسے چر لے، اس لیے آپ ﷺ نے جانوروں کی خواہش کا خیال رکھنے کی تاکید کی۔ جب قحط کے دن ہوں، ہر طرف خزاں چھائی ہو، پتے اور بوٹے سڑ سوکھ چکے ہوں تو اونٹ کو تیزی سے چلانا بہتر ہے تاکہ جلد منزل پر پہنچ جائیں اور جانور کو بھی کچھ سکون مل جائے۔ اگر آہستہ چلیں گے تو سفر دیر سے طے ہوگا اور جانور کو بھوک کی حالت میں زیادہ دیر تک سفر کی مشقت سہنا پڑے گی۔

بلا ارادہ جانور کو کھلانے پلانے میں بھی اجر:

سیدنا سراقہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے صحابی تھے۔ ان کے پاس بہت سے جانور تھے۔ انہوں نے ان جانوروں کے لیے ایک حوض بنا رکھا تھا۔ جس میں وہ پانی بھر دیتے تاکہ جانور اس میں سے پی لیں۔ اکثر اس میں سے دوسرے جانور بھی آکر پانی پیتے تھے۔

سیدنا سراقہ رضی اللہ عنہ نے سوچا: میں پیارے نبی ﷺ سے پوچھوں تو سہی کہ کیا ان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جانوروں کے پانی پینے پر مجھے بھی اجر ملے گا؟ یہ سوچ کر وہ آپ ﷺ کی خدمت میں آئے۔ اس وقت ہمارے نبی ﷺ جعرانہ میں تھے۔ جعرانہ ایک جگہ کا نام ہے جو مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ آتے ہوئے راستہ میں ہے، یہیں آکر مدینہ منورہ سے آنے والے حاجی احرام باندھتے ہیں۔ جہاں سے حاجی احرام باندھے اسے میقات کہتے ہیں۔ اس لیے جعرانہ مدینہ منورہ والوں کے لیے میقات ہے۔

سیدنا سراقہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: مجھے یہ سمجھ نہیں آرہی تھی کہ میں سوال کیسے کروں؟ وہ کچھ دیر سوچتے رہے۔ آخر کار انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ میں اپنا حوض پانی سے بھرتا ہوں، اور اپنے جانوروں کے آنے کا انتظار کر رہا ہوتا ہوں تاکہ وہ آئیں اور آکر پانی پی لیں۔ اس دوران میں کوئی بکری یا بھیڑ کے بچے آجاتے ہیں اور وہ اس میں سے پانی پی لیتے ہیں، کیا مجھے اس کا اجر ملے گا؟

سیدنا سراقہ رضی اللہ عنہ ان جانوروں کو چاہتے تو پانی پینے سے روک سکتے تھے لیکن انہیں ان پر ترس آجاتا کہ یہ پیاسے ہیں، اس حوض سے اپنی پیاس بجھالیں۔

پیارے نبی ﷺ نے سیدنا سراقہ رضی اللہ عنہ کی بات سنی اور فرمایا:

"ہاں! ہر تر جگر والے کی خدمت اور دیکھ بھال کرنے میں اجر ہے۔" آپ کی مراد یہ تھی کہ جتنے بھی جان دار ہیں ان کی خدمت کرنے پر اجر ملے گا۔

(سنن ابن ماجہ: ۳۶۸۶۔ مسند احمد: ۴/ ۱۷۵۔ سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ: ۱۳۶۹)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو مسلمان کوئی درخت اگائے یا کھیتی باڑی کرے اور اس سے کوئی پرندہ یا انسان یا چوپایہ کھائے تو یہ اس کے لیے صدقہ ہی ہوتا ہے۔'' (بخاری: ۲۳۲۰، مسلم: ۱۵۵۳، احمد: ۳/ ۱۴۷)

جانور کی طاقت سے زیادہ بوجھ لادنا:

بعض لوگ جانوروں پر بہت زیادہ بوجھ لادتے ہیں جسے اٹھانا اور اٹھا کر چلنا ان کے بس میں نہیں ہوتا۔ جانور بے زبان خود نہیں بتا سکتے کہ یہ بوجھ لے کر چلنا ان کے لیے کتنا مشکل ہے۔ انسان کو چاہیے کہ اس چیز کا خاص خیال رکھے۔ اسلام نے جانوروں کے لیے اس معاملے میں خصوصی ہدایات دیں۔ پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اس معاملے میں بھی جانوروں پر رحمت نمایاں نظر آتی ہے۔

آپ کے صحابہ کرام میں بھی جانوروں پر شفقت کا یہ پہلو موجود تھا۔

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک شتربان کو مارا اور فرمایا: تو نے اونٹ پر ایسا بوجھ کیوں ڈالا جو وہ نہیں اٹھا سکتا تھا۔ (ابن سعد فی الطبقات: ۷/ ۱۲۷)

معاویہ بن مرّۃ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کا ایک اونٹ تھا جس کا نام دُمون تھا۔ جب کوئی ان سے یہ اونٹ مستعار لیتا تو وہ اسے کہتے کہ اس پر اس اس طرح سوار نہ ہونا کیوں کہ یہ اس سے زیادہ کی استطاعت نہیں رکھتا۔ جب سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ کی موت کا وقت قریب آیا تو انہوں نے اونٹ کو مخاطب کرتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئے کہا: اے دمون! کل کو (روز قیامت) رب کے سامنے میرے ساتھ مت جھگڑنا، میں نے تجھ پر کبھی ایسا بوجھ نہیں ڈالا جسے تو اٹھا نہ سکے۔

(سلسلۃ الصحیحہ: ۳۰)

جناب عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کا ایک غلام تھا جو ان کے لیے خچر کے ساتھ کام کرتا تھا (یعنی خچر پر سامان ڈھوتا اور اجرت لایا کرتا تھا) وہ روزانہ ایک درہم کما کر لایا کرتا تھا۔ ایک دن وہ ڈیڑھ درہم لایا، انہوں نے غلام سے کہا: اے بدمالک؟ آج تیرے لیے یہ نئی بات کیسے ہوئی؟ غلام نے کہا: (منڈی میں کام زیادہ تھا۔)

عمر بن عبدالعزیز نے کہا: تم نے خچر کو بہت تھکا دیا ہے اب اسے تین دن تک آرام کرنے دو۔ (احمد فی الزہد: ۱۹/۵۹/۱)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اونٹوں سے بوجھ اتار دیا کرو کیوں کہ ان کے ہاتھ بھی بندھے ہیں اور ٹانگیں بھی۔

(مسند یعلی: ۵۸۵۲، البزار: ۱۰۸۱، بیہقی: ۶/۳۲، السلسلۃ الصحیحہ: ۱۱۳۰)

پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بے زبانوں پر کیسی کیسی شفقت فرمائی۔ جب جانور پر بوجھ لادلیا جائے تو اسے جلد چلا لینا چاہیے تاکہ جلد منزل پر پہنچ جائے، منزل پر پہنچتے ہی سب سے پہلے اس پر سے بوجھ اتارنا چاہیے تاکہ جانور کی مشقت ختم ہو جائے، وہ آزادانہ سانس لے سکے۔ بلکہ جانور پر بیٹھنے کے لیے جو کاٹھی [illegible]ان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وغیرہ رکھا جاتا ہے اس کو بھی منزل پر آتے ہی اتار دینا چاہیے۔غور کرنے کی یہ بات ہے کہ پیارے نبی ﷺ نے اتنی اتنی باتوں کی طرف بھی توجہ دلائی۔

جانور پر بلا ضرورت بیٹھے رہنا:

سیدنا معاذ بن انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان جانوروں پر اس حالت میں سواری کرو کہ یہ صحت مند ہوں اور ان کو صحت وسالمیت کی حالت میں ہی چھوڑ دیا کرو اور ان کو کرسیاں نہ بنالیا کرو (یعنی خواہ مخواہ ان پر بیٹھے نہ رہا کرو)۔

(مسند احمد: ۱/ ۴۴۰۔ مستدرک: ۱/ ۴۴۴۔ بیہقی: ۵/ ۲۲۵۔ سلسلۃ الصحیحۃ: ۲۱)

پیارے نبی ﷺ نے ہمیں یہ احساس دلایا ہے کہ ہم بیمار جانور پر سوار ہو کر اسے تکلیف نہ پہنچائیں اسے آرام کرنے دیں۔بغیر ضرورت کے جانور پر نہ بیٹھے رہا کریں۔بعض لوگ جانوروں پر بیٹھے بیٹھے کھانا کھاتے ہیں یا اس پر بیٹھے بیٹھے دوسروں سے باتیں کرتے رہتے ہیں۔اگر کہیں جانا ہو تو جانور پر سوار ہونا چاہیے ورنہ اتر کر اپنے کام کرلیں۔اس سے جانور کو خواہ مخواہ تکلیف پہنچتی ہے۔اپنے اوپر سواری ہونے کی وجہ سے نہ وہ آزادانہ چل سکتا ہے نہ بیٹھ سکتا ہے، نہ کچھ کھا پی سکتا ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنی سواریوں کی پیٹھوں کو منبر سمجھ کر (ان پر) بیٹھے ہی نہ رہو، کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو تمہارے قابو میں دیا ہے تا کہ یہ تمہیں یہ اپنے شہر میں پہنچادیں، جہاں آدمی جان جوکھوں میں ڈالے بغیر نہیں پہنچ سکتا۔ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے زمین بنائی ہے اس پر اپنی حاجتیں پوری کیا کرو۔

(شعب الایمان: ۱۱۰۸۳۔ سلسلۃ الصحیحۃ: ۲۲۔ سنن ابوداود: ۲۵۶۷)

ان احادیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے جس چیز کو جس کام کے لیے پیدا کیا ہے اس سے وہی کام لینا چاہیے۔ سواری والا جانور صرف سواری کے لیے ہے اور بیٹھ کر کرنے والے کاموں کے لیے زمین ہے۔

ناخن تراش لو تا کہ تھن زخمی نہ ہو:

سیدنا سوادہ بن ربیع کہتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کے پاس آیا اور آپ سے سوال کیا۔ (یعنی کچھ مدد چاہی) آپ ﷺ نے حکم دیا کہ مجھے کچھ اونٹنیاں دی جائیں۔ پھر مجھے فرمایا: جب تم اپنے گھر پہنچو تو انہیں (گھر والوں کو) کہنا کہ موسم بہار میں پیدا ہونے والے بچوں کو اچھی غذا دیں۔ انہیں یہ بھی کہنا کہ وہ اپنے ناخن تراش لیا کریں تا کہ دودھ دوہتے وقت مویشی کے تھنوں کو کوئی تکلیف نہ ہو۔

(اسد الغابہ: ۲/۴۸۶۔ بیہقی: ۸/۱۴)

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نقل کرتے ہیں کہ سیدنا سوادہ بن ربیع کہتے ہیں: میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا۔آپ نے میرے لیے کچھ اونٹوں کا حکم دیا اور مجھے حکم دیا کہ اپنے بیٹوں سے کہنا، وہ اپنے ناخن کاٹ لیں تا کہ دودھ دوہتے وقت اونٹنیوں کو تکلیف نہ ہو اور نہ ہی دوسرے جانوروں کو تکلیف ہو۔اور انہیں یہ بھی کہنا کہ وہ دودھ دوہیں تو اونٹنیوں کے بچوں کے لیے کچھ دودھ تھنوں میں بھی چھوڑ دیں۔کہیں ایسا نہ ہو کہ قحط سالی کی وجہ سے وہ لاغر اور کمزور ہو جائیں۔پھر آپ نے پوچھا: تیرے پاس کوئی مال ہے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں! میرے پاس مال، گھوڑے اور غلام ہیں۔آپ ﷺ نے فرمایا: گھوڑوں کو پالنے کا اہتمام کیے رکھ، ان کو سرحدوں کی حفاظت کے لیے تیار رکھ۔گھوڑے کی پیشانی کے ساتھ خیر وابستہ ہے۔(صحیح بخاری:۴/۱۸۴،طبرانی:۶۴۸۰،البزار:۱۶۸۸)

غور کیجیے! پیارے نبی ﷺ کی شفقت نے کیسے کیسے گوشے وا کیے، ان ان باتوں کی طرف توجہ دلائی جن کے متعلق کوئی سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔اس حدیث سے جہاں یہ پتا چلتا ہے کہ جانوروں کو معمولی سی تکلیف بھی نہیں پہنچانا چاہیے وہاں یہ بھی پتا چلتا ہے کہ مسلمان کے ہاتھ کے ناخن لمبے نہیں ہونے چاہییں، اسے چاہیے کہ ہر جمعہ کے دن ناخن تراش لیا کرے۔

اسے گھوڑے پالنے اور سدھانے چاہییں تا کہ جہاد میں ان سے مدد لی جا سکے۔جانور کا سارا دودھ نہیں دوہ لینا چاہیے بلکہ اس کے بچوں کو بھی اچھی طرح ماں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا دودھ پلانا چاہیے۔

جانوروں پر لعنت کرنا یا انہیں گالی دینا:

آپ نے اکثر دیکھا ہوگا کہ بعض لوگ جانوروں کو ذرا ذرا سی بات پر بہت مار پیٹ کرتے ہیں، ساتھ ساتھ انہیں بد دعا بھی دیتے ہیں، بعض لوگ جانور کو گالیاں دیتے ہیں۔ ہمارے رسول ﷺ کی شفقت کے کیا کہنے! آپ نے مسلمانوں کو اس پہلو پر بھی توجہ دلائی۔ بظاہر بدزبانی کرنے سے یا گالی دینے سے جانور کو کوئی تکلیف نہیں ہوتی، کیوں کہ وہ انسانی زبان کو نہیں جانتا، یقیناً ہمارا خیال یہی ہے لیکن حقیقت اس کے برعکس ہے، جانور کو بھی اس سے تکلیف ہوتی ہے اور کہنے والے کو بھی۔

☆ جانور کو گالی دینے والا اپنی زبان پر فحش الفاظ لانے کا جرم کرتا ہے اور یقیناً اسے برائی لکھنے والے فرشتے برائی ہی کے خانے میں لکھتے ہوں گے۔

☆ جانور اپنے مالک کی باتیں سن سن کر مانوس ہو چکا ہوتا ہے، اسے مفہوم کا پتا نہیں ہوتا لیکن وہ مالک کے لہجے سے سمجھ جاتا ہے کہ اب وہ اسے کوسنے دے رہا ہے یا برا بھلا کہہ رہا ہے۔

☆ انسان اپنی زبان سے جو بد دعا نکالتا ہے وہ اکثر اوقات پوری بھی ہو جایا کرتی ہے۔ لہٰذا ایک مسلمان کو زبان سے کلمہ خیر نکالنا چاہیے نہ کہ شر کا کلمہ منہ سے نکالے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ انسان کو جانور کی قدر کرنی چاہیے جو اس کا اتنا بڑا بوجھ اٹھا لیتا ہے۔ اسے اپنے اوپر سوار کر کے بغیر تھکاوٹ کے منزل پر پہنچا دیتا ہے، جو اس کی خدمت کرتا ہے، اسے دودھ، انڈے، اون، گوشت، چمڑا وغیرہ مہیا کرنے کا سبب بنتا ہے۔ جانور کو بلاوجہ مارنا، گالی دینا، لعن طعن کرنا اس کی ناقدری ہے۔

☆ جانور کو لعن طعن کرنا اللہ کی نعمت کی بھی ناقدری ہے۔

☆ فحش کلمے، گالی گلوچ، لعن طعن کے الفاظ اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہیں۔ جس مسلمان کی زبان سے نکلتے ہیں وہ زبان بھی اللہ کو ناپسند ہو جاتی ہے۔

رسول اللہ ﷺ کے سامنے ایک انصاری نے اپنی اونٹنی پر لعنت کی۔ آپ نے اس سے فرمایا: اونٹنی سے اتر جاؤ اور اب اس پر کبھی بھی سوار نہ ہونا ...... پھر فرمایا: اپنے مال اور اپنی اولاد اور اپنے خادم کو بددعا مت دیا کرو، ہو سکتا ہے یہ بددعا منہ سے اس وقت نکلے جب دعا کی قبولیت کا وقت ہو۔

(مسلم، کتاب الزہد۔ ابوداود: ۱۵۳۲)

انصاری صحابی نے اونٹنی سے پالان وغیرہ اتار دیا۔ صحابی کہتے ہیں کہ گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ وہ اونٹنی ادھر ادھر پھر رہی ہے اور کوئی اس کی طرف توجہ نہیں دیتا۔

ایک بار ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اونٹ پر سوار ہوئیں تو اونٹ بگڑ گیا، وہ ہاتھ پاؤں مارنے لگا۔ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو اونٹ پر غصہ آ گیا وہ اسے گھمانے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لگیں۔ رسول اللہ ﷺ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا: اللہ تعالیٰ نرمی کرنے والا ہے اور نرمی کرنے پر وہ کچھ عطا کرتا ہے جو کچھ اور کرنے پر عطا نہیں کرتا۔

(صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ: ۲۶۰۱)

ایسا کہنے سے مراد یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ خود بھی اپنی مخلوق پر نرمی کرتا ہے اور وہ پسند کرتا ہے کہ لوگ بھی اللہ کی مخلوق کے ساتھ رافت اور شفقت کا برتاؤ کیا کریں۔ نرمی کرنے کی وجہ سے جانور ہو یا انسان وہ جو کام کروانا چاہتے ہیں اس کے کرنے پر آسانی سے آمادہ ہو جاتا ہے لیکن سختی کرنے کی وجہ سے کوئی اگر کام کرنا بھی چاہتا ہے تو نہیں کرتا۔

جانور کو اللہ نے یہ سمجھ دے رکھی ہے کہ وہ انسانوں کے نرم اور سخت ہاتھ کو بھی محسوس کرتا ہے اور لہجے کو بھی۔ اس لیے اس کے ساتھ شفقت ہی کا برتاؤ کرنا چاہیے۔

جانور کو تیز چلانا:

بعض لوگ اپنی سواری کے جانور کو ضرورت سے زیادہ تیز بھگاتے ہیں۔ اس طرح انسان تو منزل پر جلدی پہنچ جاتا ہے۔ لیکن وہ جانور ہانپنے کانپنے لگتا ہے۔ ضرورت سے زیادہ مشقت کرنے کی وجہ سے وہ تھک جاتا ہے۔ بعض لوگ جانور تیز نہ چلے تو اسے کوڑے بھی مارتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمارے رسول اللہ ﷺ کی رحمت وشفقت نے اس پہلو پر توجہ دی۔ رسول اللہ ﷺ ایک سفر میں تھے، صحابہ کرام بھی ہم راہ تھے، صحابہ کرام سواری کے جانوروں کو تیز بھگانے لگے، آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: لوگو! تم پر نرمی اور آہستگی لازم ہے، جلدی نہ کرو، گھوڑے اور اونٹ دوڑانے میں نیکی اور خیر ہرگز نہیں ہے۔

(ابوداؤد: ۱۹۲۰)

دودھ دینے والے جانور کو ذبح نہ کرنا:

ایک بار پیارے نبی ﷺ کو بھوک لگی ہوئی تھی۔ آپ اپنے گھر سے نکلے، آپ کے ساتھ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ آپ ایک انصاری کے باغ میں تشریف لے گئے۔ انصاری کی اہلیہ محترمہ بہت خوش ہوئیں۔ انہوں نے آپ کی تواضع کی۔ اتنی دیر میں وہ انصاری خود آگئے۔ وہ رسول اللہ ﷺ کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے، آپ کے سامنے کھجوریں لا کر رکھیں اور پھر بکری ذبح کرنے لگے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دیکھو دودھ دینے والی بکری مت ذبح کرنا۔

پھر ان صاحب نے کھانا تیار کر کے کھلایا۔ رسول اللہ ﷺ نے کھانا کھا کر صحابہ سے فرمایا: اللہ تعالیٰ تم سے ان نعمتوں کے متعلق سوال کرے گا۔

دراصل دودھ دینے والے جانور کے عموماً بچے بھی ہوتے ہیں۔ جب ماں کو ذبح کیا جائے تو بچے تنہا رہ جائیں گے۔ آپ ﷺ کی یہ بھی شفقت ہے کہ بچے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے خیال سے دودھ دینے والے جانور کو ذبح کرنے سے روکا۔

دودھ دینے والا جانور انسان کے لیے مستقل نفع کا باعث ہوتا ہے، لہٰذا صاحب مال کے ساتھ ہمدردی کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ اسے مستقل نفع آور چیز کو رکھنے کا مشورہ دیا جائے۔ بکری کا گوشت تو صرف ایک بار کھایا جاتا تھا۔ البتہ اگر ضرورت ہو تو دودھ دینے والا جانور بھی ذبح کیا جا سکتا ہے۔ مثلاً فی الحال کچھ اور دستیاب نہیں یا وسائل نہیں ہیں کہ دوسرا جانور مہیا ہو سکے تو پھر دودھ دینے والا جانور بھی ذبح کر سکتے ہیں۔

جانوروں سے ان کی فطرت کے مطابق کام لینا:

جانوروں پر ظلم کا ایک انداز یہ ہے کہ جانور سے وہ کام لیا جائے جس کے لیے وہ پیدا نہیں کیا گیا جیسے ہاتھی، گھوڑے، گدھے، اونٹ کی پیٹھ کی ساخت ایسی ہے کہ اس پر سواری کی جا سکتی ہے لیکن بکرے، بیل، بھینس وغیرہ سواری کے لیے پیدا نہیں کیے گئے۔

بیل کھیتی باڑی کر سکتا ہے لیکن کتا اس کام کے لیے موزوں نہیں۔ کتا رکھوالی کے لیے موزوں جانور ہے۔

جو جانور حلال ہیں اور ان کا گوشت کھایا جا سکتا ہے انہیں ہی گوشت کے لیے ذبح کرنا چاہیے، حرام جانوروں کا گوشت کھانا حرام ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بات کا احساس دلایا اور بنی اسرائیل کے دور کا ایک واقعہ ذکر کیا، فرمایا: ایک شخص ایک بیل پر سوار ہو کر کہیں جا رہا تھا۔ بیل نے پیچھے مڑ کر دیکھا اور کہا! میں اس (سواری) کے لیے پیدا نہیں کیا گیا ہوں بلکہ میں تو کھیتی باڑی کے لیے پیدا کیا گیا ہوں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اس پر میں بھی ایمان لایا، ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما بھی اس پر ایمان رکھتے ہیں۔۔۔۔

(صحیح بخاری، کتاب المزارعت: ۲۳۲۴۔ مسلم: ۶۱۸۶۔ ترمذی: ۳۶۷۷)

گویا جانور سے غیر فطری کام لیا جائے تو وہ اللہ تعالیٰ سے شکایت کرتا ہے۔

جانوروں کو آپس میں لڑانا:

جانوروں کو باہم لڑانا اور ان کو لڑانے کی مشق کرانا، نیز ان کی لڑائی کے مقابلے منعقد کرنا دنیا میں مقبولِ عام کھیل رہا ہے۔

مرغوں کی باہم لڑائی کرانا...... بکروں کو باہم بھڑوانا...... بیلوں کی لڑائی کرانا ...... چیتوں کی باہم کشتیاں کرانا...... صرف یہی نہیں انسان کو شیر اور چیتے اور بل ڈاگ وغیرہ سے لڑانا بھی عام ہے۔

لوگ یہ مقابلے بڑے شوق سے دیکھتے ہیں لیکن ہمارے دین اسلام نے نہ تو جانوروں کو باہم لڑانا پسند کیا ہے اور نہ ہی انسانوں کا جانوروں کے ساتھ مقابلہ کرنا پسند کیا ہے۔ یاد رہے کہ جانور باہم لڑوانے اور اس کا تماشا دیکھنے کے لیے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیدا نہیں کیے گئے۔ نہ ہی انہیں اس لیے پیدا کیا گیا ہے کہ انسان ان سے لڑائی کر کے اپنے آپ کو زخمی کریں۔ یہ غیر فطری کام ہے اس لیے ایسا نہیں کرنا چاہیے۔

جانوروں سے شگون لینا:

کافر قومیں جانوروں سے شگون لینے کا کام بھی کرتی ہیں حالاں کہ اللہ تعالیٰ نے جانور کے ساتھ شگون یا فال کو منسلک نہیں کیا۔ نہ ہی احادیث سے کوئی ایسا اشارہ ملتا ہے۔ جانور یا پرندے سے شگون لینا اس پر ظلم کرنے ہی کی ایک صورت ہے حالاں کہ جانور شگون لینے کے لیے پیدا نہیں کیے گئے۔ نبی اکرم ﷺ نے اس چیز کا بھی احساس کیا اور شگون وغیرہ لینے کو شرک اور کفر قرار دیا۔

عرب کے جاہلی معاشرے میں درج ذیل قسم کے اوہام پائے جاتے تھے۔

☆ کافر جب کسی کام پر نکلتے اگر پرندہ ان کی دائیں طرف اڑ کر جاتا تو سمجھتے کہ ہمارا کام ہو جائے گا اور اگر بائیں طرف اڑ کر جاتا تو اس وقت وہ کام کرنے سے رک جاتے۔

☆ اگر راستے سے بلی گزر جائے تو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ جس کام کے لیے گھر سے نکلے ہیں وہ نہیں ہوگا لہٰذا کام سے رک جاتے ہیں۔

جانوروں کے حقوق میں کوتاہی پر باز پرس:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جناب وہب بن کیسان بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک بکریاں چرانے والے کو دیکھا، وہ بری جگہ پر بکریاں چرا رہا تھا (یعنی وہاں سبزہ زیادہ نہیں تھا)۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس سے اچھی جگہ دیکھی تو فرمایا:

تجھ پر افسوس اے چرانے والے! انہیں ادھر لے جا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے، آپ نے فرمایا: تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور اس سے ان کے متعلق پوچھا جائے گا جو اس کی نگرانی میں ہیں۔

(مسند احمد: ۵۸۶۹ حدیث حسن ہے، السلسلۃ الصحیحۃ: ۳۰)

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ احساس دلایا کہ جانوروں کے معاملے میں کوئی کمی یا کوتاہی نہیں کرنی چاہیے، ان کی خوراک اور آرام کا خیال رکھنا، نیز انہیں گرمی سردی سے بچانا مسلمان پر واجب ہے اگر ایسا نہ کیا تو اللہ تعالیٰ روز قیامت اس کے متعلق پوچھے گا اور سزا بھی دے گا۔

راعی یا نگران اس آدمی کو کہتے ہیں جسے بعض لوگوں پر امیر یا بڑا بنا دیا جائے یا اللہ نے اسے بعض لوگوں پر بڑا بنایا ہوا ہو جیسے، ماں باپ، اور رشتے میں بڑے افراد، علم والے لوگ، کسی ادارے کے سربراہ، کسی ملک کے امیر یا صدر وغیرہ۔ ان سب کو اپنے ماتحت کام کرنے والوں پر نرمی کرنی چاہیے اور ان کو دین کے مطابق زندگی گزارنے کی تاکید کرنی چاہیے۔ اگر وہ اللہ کے حکم پر عمل کرنے میں کوئی کوتاہی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کریں تو نگران کو چاہیے کہ ان پر سختی کر کے اللہ کے حکم پر عمل کروائے۔ نیز ان کی خوراک، علاج اور دیگر ضروریات پوری کرنی چاہییں۔

☆ اہل عرب میں پرندوں کو اڑا کر فال لینا اس قدر عام تھا کہ بدشگونی کے لیے طائرۃ (اڑنے والا) نام عام ہو چکا تھا۔

جناب ابوبکر بن موسیٰ کہتے ہیں کہ میں سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھا۔ ام البنین کا قافلہ گزرا، اس سے گھنٹیوں کی آواز آ رہی تھی۔ جناب سالم نے (اس وقت) اپنے باپ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فرشتے (رحمت کے) اس قافلے کے ساتھ نہیں ہوتے جس گھونگھرو ہوں۔ ان قافلے والوں میں بہت سارے گھونگھرو ہیں۔ (نسائی: ۲/۲۹۱، احمد: ۲/۲۷، طبرانی فی الاوسط: ۸۰۹۵، السلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ: ۱۸۷۳)

OOOO

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مغرب میں جانوروں کے حقوق

ہم شروع میں آپ کو بتا چکے ہیں کہ مغرب کے کافروں میں حقوق کا بہت شور ہے۔وہ ہر شخص کے حقوق کا عالمی دن بھی مناتے ہیں۔ان کی مصیبت یہ ہے کہ وہ دین اسلام کو مانتے نہیں،اور جو کچھ ان پر اپنی طرف سے کرتے ہیں اس میں ان کا اپنا لالچ اور فائدہ بھی شامل ہوتا ہے اور وہ اپنی ذاتی خواہش کو بھی قانون بنوا اور منوا لیتے ہیں چاہے اس کی وجہ سے پوری دنیا کا بہت بڑا نقصان ہو۔

مغرب والوں نے جانوروں کو جو حقوق دیے ان میں سے کچھ تو وہی ہیں جو اسلام نے بھی جانوروں کو دیے ہیں لیکن بہت سے حقوق ایسے ہیں جو جانور کے لیے نہیں ہو سکتے،نہ ہی ہونے چاہییں لیکن وہ زبردستی ان حقوق کو سب سے منوا رہے ہیں۔وہ ناجائز حقوق یہ ہیں:

جائیداد کا حق:

جس کی تفصیل یہ ہے کہ اگر کوئی شخص اپنی جائیداد جانور کے نام لگا دے تو حکومت قانون کے ذریعے یہ جائیداد اس کے نام منتقل کر دیتی ہے۔اس صورت میں مرنے والے کے قریبی رشتہ داروں کو کچھ نہیں ملتا چاہے وہ اولاد ہو یا ماں باپ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یا شوہر اور بیوی۔

غور کیجیے، یہ جانور کا حق ہے یا ان انسانوں پر ظلم جو اصل وارث ہیں۔ اسلام جانور کو جائیداد کا کوئی حق نہیں دیتا۔

شادی کا حق:

جانور آپس میں تو شادی نہیں کرتے، پھر یہ حق کیسے جانور کو مل گیا۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ مغرب کے ملکوں میں انسانوں کو یہ حق دیا گیا ہے کہ وہ شادی کسی بھی شخص، کسی بھی جانور اور کسی بھی چیز کے ساتھ کر سکتے ہیں۔ چنانچہ اب وہ جانوروں کے ساتھ شادیاں کرنے لگے ہیں۔

ہر جگہ گھس جانے کا حق:

اگر مالک اپنے کتے کو کسی سٹور میں ساتھ لے جائے، گاڑی میں سوار کر لے یا پارک میں لے جائے، ہوٹل میں لے جائے تو یہ اس کا حق مانا گیا ہے۔ جب کہ مسلمانوں کے ہاں کتا ناپاک جانور ہے۔ اسے گھروں سے باہر، کھیتوں پر یا باڑوں میں رکھنے کی تو اجازت ہے۔ لیکن اسے ہر جگہ ساتھ لے کر گھومنے کو ناپسند کیا گیا ہے۔

جانوروں کو لباس پہنانا:

اللہ تعالیٰ نے لباس انسان کے لیے نازل کیا ہے۔ یہ انسان ہی کو زیب دیتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے، انسان پر فرض ہے کہ وہ اپنے ستر کو ڈھانپے، دوسروں کی نظر اپنے ستر پر نہ پڑنے دے۔ لباس سادہ پہنے، فضول خرچی اور فیشن کو جگہ نہ دے۔ مغربی لوگ جانوروں سے اتنی محبت کرتے ہیں کہ انہیں طرح طرح کے لباس سی کر پہناتے ہیں۔ یورپ میں اس مقصد کے لیے بڑی بڑی گارمنٹس فیکٹریاں بن چکی ہیں اور وہ لاکھوں روپیہ کما رہی ہیں۔

افسوس کی بات یہ ہے کہ مغرب کے اکثر لوگ لباس یا تو چھوٹا پہنتے ہیں جس سے ستر نہیں ڈھانپا جا سکتا، یا پہنتے ہی نہیں۔ پورا لباس پہننے کا نہ انہیں احساس ہے اور نہ ہی اس کی کوئی حاجت۔

دنیا کے نادار ممالک کے بچوں کو سردی اور گرمی سے بچنے کے لیے کپڑے نہیں ملتے اور نہ ہی مغرب کے عیاش لوگوں کو ان پر ترس آتا ہے لیکن وہ کتے، بلیوں وغیرہ کو کپڑے پہنا کر یہ سمجھتے ہیں کہ وہ بڑا نیکی کا کام کر رہے ہیں۔

جانوروں کے لیے شفا خانے:

جانوروں کے لیے ہسپتال بنانا اسلام میں بھی جائز ہے، بلکہ اسلام تو جانور کو زخمی ہونے سے حتی الوسع بچانے کی تاکید کرتا ہے۔

اہلِ مغرب جانوروں کے لیے جو ہسپتال بناتے ہیں وہ انسانوں کے ہسپتالوں کی طرح بڑے پر تکلف اور آرام دہ ہوتے ہیں۔ جب کہ وہ دنیا بھر کے مسلمان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بچوں کو بارود سے اڑانے دینے کا کام کرتے ہیں اور ان کی صحت و تندرستی کے لیے اتنی سرگرمی سے کام نہیں کرتے جتنی سرگرمی وہ جانور کے علاج میں دکھاتے ہیں۔

حالاں کہ اسلام کی رو سے جانور کو جانور کے مقام پر رکھنا چاہیے اور انسان کو انسان کے مقام پر۔ انسان کا مقام جانور سے بہت بلند ہے اس لیے اس کی جان بچانی بھی بہت اہم ہے۔

جانوروں کے لیے بیوٹی پارلر:

یہ حق جانور کا نہیں ہے بلکہ انسانوں کے لیے بھی بیوٹی پارلرز کے تکلف کی کوئی ضرورت نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جو شکل و صورت عطا کی ہے وہی بہترین ہے اسے مزید بہترین کرنے کا دعویٰ کرنا اللہ کے حضور گستاخی ہے۔

جانوروں کے لیے ورزش گاہیں اور سیر گاہیں:

اہلِ مغرب نے جانوروں کے لیے بھی اسی طرح ورزش گاہیں اور سیر گاہیں بنا رکھی ہیں جیسے انسانوں کے لیے بنا رکھی ہیں۔ حالاں کہ جانوروں کو ورزش گاہ یا سیر گاہ کی کوئی ضرورت ہی نہیں ہوتی۔ چراگاہیں ہی اس کے لیے کافی ہیں۔

جانوروں کو گود لینا:

جن جانوروں کے ماں یا باپ جانور مر جاتے ہیں۔ یورپ میں ان جانوروں کی ایک تنظیم بنائی گئی ہے جو ایسے جانوروں کے بچوں کو گود لینے والے انسانوں کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مہیا کرتی ہے اور با قاعدہ ایک معاہدے کے تحت یہ بچے ان کے حوالے کیے جاتے ہیں۔

انسان کے بچے کو تو یہ ضرورت ہوتی ہے کہ ماں باپ اور اگر وہ نہیں تو کوئی دوسرا رشتہ دار یا انسان اس کی پرورش اور تربیت کرے لیکن جانور کے لیے اس کی کوئی ضرورت نہیں اس مقصد کے لیے تنظیمیں بنانا بہت بڑی بے وقوفی اور وقت اور مال نیز اپنی صلاحیتیں ضائع کر دینے والا کام ہے۔

آخری بات:

جانوروں پر ترس کھانا، ان کی خوراک کا خیال رکھنا، خصوصاً بھوک میں ان کو کھلانا پلانا، ان کو تنگ کرنے سے باز رہنا، ان کی طاقت کے مطابق ان پر بوجھ لادنا، زخمی یا بیمار ہونے کی صورت میں انہیں آرام دلانا ایک مسلمان پر فرض ہے اور پیارے نبی ﷺ کی سنت بھی اور یہ کہ پیارے نبی ﷺ جانوروں کے لیے بھی رحمت بن کر آئے تھے۔

آیئے! مل کر درود شریف پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ابوداؤد:978۔بخاری:3370۔مسلم:406)

''اے اللہ! محمد ﷺ پر، اور آپ کی اولاد پر رحمت نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیم علیہ السلام پر رحمت نازل فرمائی بے شک تو قابلِ تعریف اور بزرگیوں والا ہے۔اور محمد پر، اور آپ کی اولاد پر برکت نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیم کی اولاد پر برکت نازل فرمائی۔بے شک تو قابلِ تعریف اور بزرگیوں والا ہے۔

❋✱❋✱❋

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بچوں کی کتاب

① حروف کے درمیان مقابلہ بیت بازی
② پیارے نبی کے ردیف صحابہ
③ پورا تول
④ اور شطونگڑا ہار گیا
⑤ شہادتین توحید و رسالت
⑥ حدیث نبوی کے چند محافظ
⑦ ممتا کے بول (منظوم)
⑧ بوری میں لاش
⑨ اللہ جانتا ہے
⑩ ننھے حارث کا خواب
⑪ تین حروف
⑫ وہ چاول تھے
⑬ دو خط
⑭ اول ہوں
⑮ شاہی قبا
⑯ پراسرار چپاتیاں
⑰ اس پل پر یا
⑱ چوزہ کہانی
⑲ باغ کی خریداری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اصلاحِ نفس سیٹ

- خطوطِ مسعود
- ٹی وی گھر میں کیوں؟
- اشیائے ضرورت کا اسلامی معیار
- خوابوں کی دنیا
- خطوطِ مریم
- غیر مسلموں کی مصنوعات اور ہم
- تصویر ایک فتنہ
- مکان ایک بنیادی ضرورت
- صدقہ کیوں اور کسے دیں؟
- رنگ اور رنگینیاں
- طاؤس ورباب
- ہمارا دسترخوان
- چند آیات کی تفسیر اور عمل صحابہؓ
- معمولی چیزوں کا لین دین
- علیم وخبیر کے نام خطوط
- کھانے اور پینے کے آداب
- نماز میں پڑھی جانے والی دعائیں
- مرض اور علاج احادیث کی روشنی میں
- بولتی سوچیں
- مشکوک اشیاء سے پرہیز
- والفجر
- وہ خوش قسمت کھانے جو نبی ﷺ نے کھائے
- جسمانی حرکات اور شائستگی

مشربہ علم وحکمت
0300-9409914
0321-4609092
کامران پارک رحمانیہ کالونی نزد منصورہ ملتان روڈ لاہور
1 2 3 4 5 6 7 8 9 1 0 0 7

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ